اُجالا مرا آنسو
سلطان صبروانی

Marfat.com

اُجالا مرا آنسو

سلطان صبروانی

فروغِ ادب اکادمی

لاہور ، گوجرانوالہ اسلام آباد

Marfat.com

111272

خوبصورت، معیاری اور
دیدہ زیب کتابوں کا اہم مرکز

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	:	اُجالا مرا آنسو
مصنف	:	سلطان صبروانی
سال اشاعت	:	۲۰۰۸ء
تعداد	:	۵۰۰
قیمت	:	[redacted]وپے
کمپوزنگ	:	سجاد کمپوزنگ سنٹر
ناشر	:	فروغِ ادب اکادمی

۸۸۔بی، سیٹلائٹ ٹاؤن، گوجرانوالہ
فون: ۰۵۵۔۳۲۵۱۶۰۳

سٹاکسٹ۔ کتاب سرائے۔ الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار، لاہور
فون۔ ۷۳۲۰۳۱۸

Marfat.com

انتساب

گمنام ادیبوں اور شاعروں کے نام

Marfat.com

آکاش سے ٹوٹا ہوا تارا مرا آنسو
ہر سمت اُجالا ہی اُجالا مرا آنسو

Marfat.com

فہرست

☆	دعا	۹
☆	نعت رسولِ مقبول ﷺ	۱۴
☆	آزادی کے شہیدوں کے نام	۲۰
☆	احساسِ زیاں	۲۲
☆	پاکستان کی پچاسویں سالگرہ پر قصیدہ	۲۵
☆	الوداع	۲۸
☆	آکاش سے ٹوٹا ہوا تارا مرا آنسو (غزلیات)	۳۱
☆	حیران و پریشان سراپا مرا آنسو	۳۳
☆	آج اُس کی گفتگو کا صبر لہجہ اور تھا	۳۵
☆	تعلق جب نہ رکھا کارواں سے	۳۷
☆	اندھیارے کا جادو کیسے	۳۹
☆	ماورائے گماں میں رہنا	۴۱
☆	اب نہ اقرار نہ انکار تیری بستی میں	۴۳
☆	میری بھی تھی بستی والوں سے شناسائی نہ پوچھ	۴۵
☆	روشنی کم نہ ہوئی روزنِ در جاگتا ہے	۴۷
☆	لفظ و معنی کی رداتن پہ سجی سب سے بھلی	۴۹
☆	آج میرے ہی خدوخال مجھے	۵۱
☆	سنا جہادِ مسلسل ہے زندگی کیا ہے	۵۳
☆	میں کیوں حیراں، پریشاں ہوں اُسے معلوم تو ہوگا	۵۵
☆	شام کے انداز دیکھے ہیں سحر معلوم ہے	۵۷
☆	نیند میں ہم خواب کو زنجیر پہناتے رہے	۵۹
☆	کسی کی یادوں اور دعاؤں کا تھا سایہ، کون تھا	۶۱
☆	تسخیرِ ممکنات کا چہرہ کوئی دکھا	۶۳
☆	تیرے خیال کی خوشبو سے گھر مہک اٹھا	۶۵

Marfat.com

☆ چراغِ عشق سرِ رہگذر کیا میں نے ٦٧
☆ مصروف گریہ وکوچہ وبازار کس لیے ٦٩
☆ آج کی رات مجھے خواب سجانے دینا ٧١
☆ بلاؤں سے اگر محفوظ گھر ہے ٧٣
☆ آئینہ کہتا رہا دیکھ لے چہرہ اپنا ٧٥
☆ لے آئی مشتِ خاک کہاں سے کہاں مجھے ٧٧
☆ چراغ اور پھول (منظومات) ٧٩
☆ غائب سے خطاب ٨٢
☆ ذات کی تکمیل کے نئے رستے ٨٤
☆ تصویر کے دو رخ ٨٥
☆ سب کا غم ٨٧
☆ پیاری بیوی کے نام ٨٨
☆ مجھے خوابوں میں رہنے دو ٨٩
☆ سوچنا ٩١
☆ میں پیاسا ہوں میں تشنہ ہوں ٩٣
☆ ادھورا پن ٩٥
☆ اقرا ٩٧
☆ غزلیات ٩٩_١٥٢
☆ نظمیں ١٥٣_١٦٣
☆ سہ حرفیاں ١٦٤
☆ نذرِ کشمیر (ماہیے) ١٦٨
☆ سیدنا بلالؓ حبشی ١٦٩
☆ غزلیات ١٧٠_١٩٢

Marfat.com

دُعا

رَبِّ زدنی عِلمًا.

☆

کوئی حرف شرحِ جمال کا
کوئی حرف نازِ کمال کا
کوئی حرف حسنِ خیال کا
کوئی حرف صبحِ وصال کا
کوئی حرف زندہ مثال کا

کوئی لمحہ شب سے پناہ کا
ہو علاج بختِ سیاہ کا
کوئی شعلہ اپنی ہی چاہ کا
کوئی ذکر عجزِ نگاہ کا
کوئی حرف عفوِ گناہ کا

Marfat.com

کوئی حرف ابرِ بہار کا
کوئی حرف رُوپ سنگھار کا
کوئی حرف پھول کا پیار کا
کوئی حرف قربتِ یار کا
کوئی حرف صبر و قرار کا

کوئی حرف تشنہ کتاب کا
کوئی حرف جاگتے خواب کا
کوئی حرف مژدۂ آب کا
کوئی حرف برسے سحاب کا
کوئی حرف اپنی جناب کا

کوئی حرف اُس نے کہا بھی ہو
کوئی حرف میں نے سنا بھی ہو
کوئی حرف چُپ کی صدا بھی ہو
کوئی حرف میری جزا بھی ہو
کوئی حرف تیری عطا بھی ہو

Marfat.com

کوئی حرف صبحِ نجات ہو
کوئی حرف وجہ ثبات ہو
کوئی حرف تشنگی دور ہو
کوئی حرف موجِ فرات ہو
کوئی حرف اپنی ہی ذات ہو

کوئی حرف سب کا ہو رہنما
کوئی حرف سب کا کرے بھلا
وہی حرف میرا ہو ہم نوا
وہی حرف مجھ کو بھی ہو عطا
کہ میں ترے در کا ہوں اک گدا

☆......☆☆......☆

Marfat.com

دُعا

عشق کا تجربہ عطا کر دے
عقل سے فاصلہ عطا کر دے

حسن کو زاویہ عطا کر دے
عشق کو ضابطہ عطا کر دے

اپنی ہی ذات کو سمجھ پاؤں
خود سے یہ رابطہ عطا کر دے

بھول جاؤں میں تلخیاں ساری
لفظ کا ذائقہ عطا کر دے

مسخ چہرہ سنوار لوں اپنا
سنگ ہوں آئنہ عطا کر دے

Marfat.com

ساحلوں کا مزاج پوچھ سکے
لہر کو حوصلہ عطا کر دے

ہو تری بارگاہ میں مقبول
لب کو وہ زمزمہ عطا کر دے

کون تفسیر درد میں جائے
متن کو حاشیہ عطا کردے

میں کہ مفتوحِ عصر ہوں مجھ کو
سورۂ فاتحہ عطا کر دے

اب تو پتھرا گئیں مری آنکھیں
صبر کو راستہ عطا کردے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

بیکراں زیست کی تعمیر، ترے نام سے ہے
زندگی خواب ہے تعبیر، ترے نام سے ہے

تو وہ مہتاب، کیا جس نے اُجالا ہر سو
ظلمتِ عقل میں تنویر ترے نام سے ہے

ایک اک حرف تری ذات سے روشن روشن
ایک اِک لفظ کی تفسیر ترے نام سے ہے

فخر یہ ہے کہ غلامِ شہِ طیبہ ہوں میں
میرے پاؤں میں یہ زنجیر ترے نام سے ہے

Marfat.com

ہے تصور میں فقط حسن و جمالِ بطحا
دل پہ جو نقش ہے تصویر ترے نام سے ہے

بات کرنے کا سلیقہ تو نہیں ہے پھر بھی
یہ جو دھندلی سی ہے تحریر ترے نام سے ہے

سیدی انت حبیبی ہے مرے وردِ زباں
دولتِ صبر کی تنویر ترے نام سے ہے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

الفاظ بھی لے آؤں اگر کاہکشاں سے
وہ ارفع و اعلیٰ ہیں مرے حُسنِ بیاں سے

ہر عہد کی دانش کا وہ معیار بنا ہے
جو لفظ بھی نکلا مرے آقاؐ کی زباں سے

مطلوب ہے مقصود ہے اُس در کی فقیری
مل جائے رہائی مجھے تشکیک و گماں سے

دنیا کے ہر اِک علم کو میں بھول بھی جاؤں
اک نام نہ بھولے مرے دل سے نہ زباں سے

ذہنوں کی طہارت ہے ترے اسم کی برکت
شہروں میں حرارت ترے صحرا کی اذاں سے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

آپ سے قائم عظمتِ آدم صَل اللہ علیہ وسلم
خیر سراسر، خلقِ مجسم صَل اللہ علیہ وسلم

صاحبِ دانش صاحبِ برہاں اُن کا ہر فرمان ہے قرآں
اُن کا ہر ارشاد ہے محکم صَل اللہ علیہ وسلم

شامِ ازل کی صبحِ درخشاں تخلیق و تکوین کا عنواں
حسن مکمل نور مجسم صَل اللہ علیہ وسلم

قیدِ مکان و قیدِ زماں سے ارفع بھی آزاد بھی ہے وہ
اُتر، دکھن، پورب، پچھم، صل اللہ علیہ وسلم

شہرِ مدینہ میں پھر جاؤں اور وہاں کا ہی ہو جاؤں
عمر ابد بھی مجھ کو ہو کم صل اللہ علیہ وسلم

صبرؔ ہوا ہے حاضر در پر آہوں کا اک تحفہ لے کر
لکنت لب پر، آنکھیں پُرنم صل اللہ علیہ وسلم

☆......☆☆......☆

Marfat.com

نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

بھیگی پلکوں کے ستاروں کی ضیا ہو مقبول
شافعِ روزِ جزا تیری ثنا ہو مقبول

ذکر سے تیرے دل و ذہن منور ہر دم
تیری سیرت کا ہر اِک گھر میں دِیا ہو مقبول

لڑکھڑاتے ہوئے قدموں کو ملے منزلِ خیر
تیری گلیوں میں مری لغزشِ پا ہو مقبول

حرف کی شان ہے یہ لفظ کا اعزاز ہے یہ
آپ کی مدح میں لکھا جو گیا ہو مقبول

Marfat.com

آپ ﷺ کی ذات سے منسوب مرا نام رہے
یہ غلامی یہ مرا عہدِ وفا ہو مقبول

آپ ﷺ کے ادنیٰ غلاموں میں جگہ مل جائے
بس یہی ایک دعا میری دعا ہو مقبول

صبرؔ کو پڑھنے، سمجھنے کا سلیقہ ہو عطا
صدقۂ غارِ حرا میری نوا ہو مقبول

☆......☆☆......☆

Marfat.com

آزادی کے شہیدوں کے نام

فراق رُت میں جو کی تھیں تلاوتیں کیا کیا
وصال لمحوں کی پائیں بشارتیں کیا کیا

عبور کر ہی لیا ہم نے خون کا دریا
زمیں سے تا بہ فلک تھیں مسافتیں کیا کیا

وہ اِک ستارہ جلو میں ہلال ہے جس کے
بصیرتوں کو جو بخشے بصارتیں کیا کیا

یہ رُوپ رُوپ تبسم، یہ رنگ رنگ نکھار
یہ کن کے خون نے دی ہیں شہادتیں کیا کیا

Marfat.com

یہ چہرہ چہرہ تکلّم یہ چشم چشم خمار
یہ کن کے فیض سے پائی ہیں راحتیں کیا کیا

سلام جن کی شہادت سے ہم نے دیکھی ہیں
کلی کلی میں چمن کی نزاکتیں کیا کیا

سلام جن کے لہو سے وطن عبارت ہے
سلام جن کے لہو سے چمن سلامت ہے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

احساسِ زیاں

علامہ اقبالؒ سے ایک معذرت

☆

حاملِ فکر و نظر محرمِ عرفاں تو تھا
حاملِ فقر و غنا صاحبِ ایماں تو تھا
مثلِ بو گلشنِ ہستی میں پریشاں تو تھا
بحرِ احساس میں اِک نازشِ دوراں تو تھا

تیری ہی ذات سے ملت کا بھرم قائم ہے
حرمتِ فکر و عمل لوح و قلم قائم ہے

شمع کی مثل جلا صورتِ پروانہ اُٹھا
دامنِ چاک لئے عشق کا دیوانہ اُٹھا
دیکھنے والوں نے دیکھا کوئی مستانہ اُٹھا
اپنی ہی ذات کو پاکر کوئی فرزانہ اُٹھا

تو اُٹھا ملتِ مسلم کا سہارا بن کر
تو کہ طوفاں میں رہا ایک کنارا بن کر

111272

Marfat.com

امتیازِ حرم و دیر بتایا تو نے
وادیٔ کرب میں گرتوں کو اُٹھایا تو نے
نغمۂ عشقِ محمد ﷺ جو سنایا تو نے
اُمتِ احمدِ مرسل کو جگایا تو نے

ہے ترا نام ضیا بخش سرور و مستی
تیرے شعروں سے عبارت ہے جمالِ ہستی

ظلم اور جبر کی دیوار گرائی تو نے
بات جو بگڑی ہوئی تھی وہ بنائی تو نے
راہ جو بھول چکے تھے وہ دکھائی تو نے
تھی جو آواز ہماری وہ سنائی تو نے

تو نے تاریخ کے ماتھے پہ نیا نام لکھا
زندگی جھوم اُٹھی شب کا سفر ختم ہوا

تو نے ہی شب کی سیاہی کو بنایا کمتر
تو نے ہی صبح کے ماتھے پہ سجایا جھومر
تو نے ہی راہ کے پتھر کو بنایا گوہر
تیری ہی فکر سے یہ قوم ہوئی ہے اظفر

Marfat.com

تیرے ہی خواب نے پہنا ہے لباسِ تعمیر
ناخنِ عقدہ کشا تیرا ہی حسنِ تدبیر

تیری محنت، تری کاوش کا یہ انعام ملا
آرزوؤں کی نئی صبح کا آغاز ہوا
اک وطن قائداعظم نے امانت میں دیا
ہم نے اُس گلشنِ اُمید کو دو لخت کیا

تجھ کو معلوم ہے کیا کام کیا ہے ہم نے
نام اسلاف کا بد نام کیا ہے ہم نے

گزرے برسوں کی کوئی یاد اگر ہو تو کہیں
اپنے اعمال کی بنیاد اگر ہو تو کہیں
فرد کی ذات بھی آزاد اگر ہو تو کہیں
دل ہی ناشاد ہے کچھ شاد اگر ہو تو کہیں

ہم نے کیا کام کیا ہے؟ کہ تجھے اپنا کہیں
ہم خطا کار ہیں کس منہ سے ترا ذکر کریں

☆......☆☆......☆

Marfat.com

پاکستان کی پچاسویں سالگرہ پر قصیدہ

(اہلِ قلم سے معذرت)

مرے وطن میں قصیدہ لکھوں ترا کیسے
کہاں گیا وہ قلم ، گم ہوا بھلا کیسے

قلم جو دانش و حکمت کی اِک علامت ہے
قلم جو مہر و محبت کی اِک علامت ہے
قلم جو صبحِ مسرت کی اِک علامت ہے
کہاں گیا وہ قلم ، گم ہوا بھلا کیسے

جو تیری عظمت و رفعت کا ترجماں تھا کبھی
جو تیری عصمت و حرمت کا پاسباں تھا کبھی
رہِ وفا میں سدا فرض کا نشاں تھا کبھی
کہاں گیا وہ قلم ، گم ہوا بھلا کیسے

قلم جو واقفِ اسرار ہو رقیبوں کا
قلم جو مونس و غمخوار ہو غریبوں کا
قلم جو طالعِ بیدار کم نصیبوں کا
کہاں گیا وہ قلم ، گم ہوا بھلا کیسے

Marfat.com

گزشتہ خواب کی تعبیر بھی سنائے ہمیں
ہمارے پاؤں کی زنجیر بھی دکھائے ہمیں
جو اپنے عہد کی تصویر بھی بتائے ہمیں
کہاں گیا وہ قلم ، گم ہوا بھلا کیسے

جسے ہے تجھ سے محبت جو پیار کرتا ہے
وہ اپنی ذات کو کب یوں شمار کرتا ہے
ہر ایک لمحہ اُسے سنگسار کرتا ہے
کہاں گیا وہ قلم ، گم ہوا بھلا کیسے

مرے وطن تجھے سمجھوں تو کن حوالوں سے
چھلک رہا ہے عجب زہر ان پیالوں سے
میں شب گزیدہ ہوا ہوں نئے اُجالوں سے
کہاں گیا وہ قلم ، گم ہوا بھلا کیسے

تو حرف حرف کی صورت مرے نصاب میں ہے
تو لفظ لفظ کی صورت مری کتاب میں ہے
مگر یہ کون بتائے، تو کس عذاب میں ہے
کہاں گیا وہ قلم ، گم ہوا بھلا کیسے

Marfat.com

بجا کہ حسنِ مجسّم ہیں گلشن و صحرا
ترے پہاڑ، تری وادیاں ترے دریا
مگر یہ لوگ ہیں کس حال میں مجھے بتلا
کہاں گیا وہ قلم ، گم ہوا بھلا کیسے

ہر ایک سمت مگر آج کیسی حالت ہے
جبیں کا داغ ہے یا تمغۂ ملامت ہے
میرا قلم بھی مجھے باعثِ ندامت ہے
کہاں گیا وہ قلم ، گم ہوا بھلا کیسے

جو مجھ پہ قرض تھا تیرا اُسے چکا نہ سکا
جو مجھ پہ فرض تھا تیرا اُسے نبھا نہ سکا
قلم جو تیرا ہی ہوتا اُسے اُٹھا نہ سکا
کہاں گیا وہ قلم ، گم ہوا بھلا کیسے

مرے وطن میں قصیدہ ترا لکھوں کیسے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

الوداع

اُس نے دھیرے سے فقط اتنا کہا، اللہ حافظ
ہے سماعت میں وہی ایک صدا، اللہ حافظ

راستوں میں جو مصیبت ہو وہ ٹلتی جائے
سایے میں دھوپ زمانے کی یہ ڈھلتی جائے
بن کے رحمت کی گھٹا ساتھ ہی چلتی جائے

ہر طرف سے مجھے آئی یہ ندا، اللہ حافظ
میرے ہونٹوں پہ رہے صبح و مسا، اللہ حافظ

صبح کا نور مری راہ کو آساں کر دے
شام کا حسن مری شام فروزاں کر دے
رات آئے تو ستاروں کا چراغاں کر دے

Marfat.com

دور ہو جائے ہر اِک مجھ سے بلا اللہ حافظ
اُس کی ہر ایک دعا، راہ نما اللہ حافظ

وقتِ رخصت تھا مرے دل کا کچھ ایسا عالم
جیسے برسات میں ہو اُمڈی گھٹا کا عالم
اور پھر آنسو نکل آئے تھے چھم چھم چھم

قریۂ دل سے اُٹھی ایک گھٹا ' اللہ حافظ
زیرِ لب اُس نے کہا، میں نے سنا ' اللہ حافظ

☆......☆☆......☆

Marfat.com

غزلیات

Marfat.com

آکاش سے ٹوٹا ہوا تارا مرا آنسو
ہر سمت اُجالا ہی اُجالا مرا آنسو

کچھ رُوپ بہاروں کے ہیں کچھ رنگ خزاں کے
تصویر دکھاتا رہا کیا کیا مرا آنسو

اس گھر کو خدا جانے نظر کھا گئی کس کی
رویا ہے ہر اک دور میں تنہا مرا آنسو

رخساروں پہ تحریر بہت صاف لکھی ہے
دیتا ہے ہر اک لمحہ دلاسا مرا آنسو

Marfat.com

راہوں کو ہر اک طرح منور کیے رکھا
دیکھا ہے کبھی تم نے بھی جلتا مرا آنسو

مرکز کی طرف لوٹ کے آتے ہی رہے لوگ
لا ریب ، کسی گام نہ بھٹکا مرا آنسو

دیکھو تو فقط غم کا ہے اظہار وگرنہ
سوچو تو محبت کا صحیفہ مرا آنسو

اُلجھا ہے ہر اک دور میں یہ اہل نظر سے
آئینۂ گردابِ زمانہ مرا آنسو

اِک جیسی ہے ہم دونوں کے دُکھ درد کی دنیا
جیسا ترا آنسو ہے تو ویسا مرا آنسو

☆......☆☆......☆

Marfat.com

حیران و پریشان سراپا مرا آنسو
گل ہوتے چراغوں کا ہے نوحہ مرا آنسو

رخسار پہ اُس شوخ کے ڈھلکا مرا آنسو
پازیب کی جھنکار سے لپٹا مرا آنسو

میں آبلہ پا تشنہ دہن دیکھ رہا ہوں
صحرا مرا چھالا ہے تو دریا مرا آنسو

اس پر بھی کسی آنکھ نے عبرت نہیں پکڑی
ہر آنکھ تماشائی تماشا مرا آنسو

Marfat.com

ہر جبر کی تاریخ میں اِک زندہ شہادت
ہر ایک حوالے میں ہے زندہ مرا آنسو

میں خشک زمینوں کی طرف دیکھ رہا ہوں
موسم مری آنکھیں ہیں تو برکھا مرا آنسو

دل اہل زمانہ کے رویّے سے ہے بوجھل
من، رونے سے کرتا رہا ہلکا مرا آنسو

حیراں مری حالت پہ ہے بیکار زمانہ
منزل مری آنکھوں میں ہے رستہ مرا آنسو

☆......☆☆......☆

Marfat.com

آج اُس کی گفتگو کا صبر لہجہ اور تھا
جو کبھی میرا شناسا تھا وہ چہرا اور تھا

جو مرے ہمراہ میرے گھر سے نکلا اور تھا
شام میرے ساتھ میرے گھر جو آیا اور تھا

اور تھا جو دن کے ہنگاموں میں تھا میرا شریک
شب کے سناٹے میں میرے گھر جو آیا اور تھا

صرف آوازوں سے ممکن ہی نہ تھا اُس کا سراغ
میرے گھر میں ہو رہا تھا جو تماشا اور تھا

ایک ہی منظر کو ہم دونوں نے دیکھا تھا مگر
تم نے دیکھا اور تھا یا میں نے سمجھا اور تھا

رہتے رہتے ہم اِسے اب اپنا گھر کہنے لگے
ذہن میں محفوظ لیکن ایک نقشہ اور تھا

Marfat.com

دوست بھی آتے رہے تھے غم گساری کے لیے
دُکھ ہمارے دل کو لیکن عمر بھر کا اور تھا

دیدہ و دِل منتظر جس کے عبارت اور تھی
میری پیشانی پہ جو کچھ اُس نے لکھا اور تھا

اُس نے مسند پر بٹھایا تھا بڑی تعظیم سے
دیکھنے آئے تھے ہم جس کا تماشا اور تھا

میری آنکھیں کس طرح سے میرا چہرہ دیکھتیں
آئینہ اس شہر نے ہاتھوں میں تھاما اور تھا

میں ہی تھا کم فہم و کم ادراک میرا تھا قصور
ورنہ اُس کی چشم و ابرو کا اشارہ اور تھا

اور ہی کچھ کہہ رہی تھیں شہر کی ویرانیاں
اُس کی محفل میں مگر ہونٹوں پہ قصہ اور تھا

☆......☆☆......☆

Marfat.com

تعلق جب نہ رکھا کارواں سے
نہ جانے اب کہاں پہنچیں یہاں سے

تری یہ روشنی کس کام کی ہے
چلو! چل کر یہ پوچھیں کہکشاں سے

ہے پھر بھی زندگی جنگل میں رقصاں
ہزاروں تیر نکلے ہیں کماں سے

سمندر ہی کو جب خاموش دیکھا
نشانی کیا ملے پھر بادباں سے

محبت کی گواہی دی کسی نے
کوئی نکلا کبھی باہر مکاں سے

Marfat.com

کشش روکے ہوئے ہو جب زمیں کی
کریں رستہ طلب کیا آسماں سے

زمیں اُس کے لیے کیا خیر مانگے
تعلق جس نے توڑا آسماں سے

کوئی حد بھی ہے اِس دشتِ طلب کی
مگر اب پوچھنا کیا رفتگاں سے

دھواں دیکھو کہاں سے اُٹھ رہا ہے
تمہارے گھر سے یا میرے مکاں سے

کئی مضموں غزل کے رہ گئے ہیں
ابھی اُٹھ کر نہ جاؤ درمیاں سے

ہمارے سر پہ سورج ہے ابھی تو
یہ سایہ صبرؔ پھر آیا کہاں سے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

اندھیارے کا جادو کیسے
پھیل رہا ہے ہر سو کیسے

کانٹوں کے انبار میں تجھ کو
مل سکتی ہے خوشبو کیسے

دل اور دل کی خود رائی پر
پا سکتے ہیں قابو کیسے

تجھ کو بھلانے پر بھی دل میں
جاگا درد کا جادو کیسے

دست ِہوس ہے دامن گل تک
قید کرو گے خوشبو کیسے

Marfat.com

مہر بلب ہم دیوانوں کی
بات بنی ہے آنسو کیسے

ٹھہرا ہے کس دشتِ وفا میں
ایک رمیدہ آہو کیسے

دل صحرا میں تنہا راہی
دوست بنے تھے بازو کیسے

پانی میں بھی آگ لگی ہے
ڈھلکے ہیں یہ آنسو کیسے

دل سی دولت لوٹنے والے
چین سے بیٹھے گا تو کیسے

صبر ہوا ہے صاحبِ عرفاں
درد سے خالی پہلو کیسے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

ماورائے گمان میں رہنا
اک علیحدہ جہان میں رہنا

دیکھنا آسمان کی جانب
اک ستارے کے دھیان میں رہنا

ذکر اور فکر میں کسی کا حسن
عشق کے سائبان میں رہنا

بات کرنا بڑے سلیقے سے
ذائقوں کی زبان میں رہنا

گفتگو کرنا ہر کسی کے ساتھ
ہاں مگر اپنے دھیان میں رہنا

Marfat.com

ڈھونڈنا اور ہی فلک اپنا
اور اپنی اُڑان میں رہنا

فکرِ فردا سے ہو کے بے پروا
ہر گھڑی امتحان میں رہنا

انکساری بھی وضعداری بھی
پر کسی آن بان میں رہنا

لوگ اچھے ہیں یا برے لیکن
اِن کے ہی درمیان میں رہنا

دشمنی کا بھی وقت آئے گا
دوستو درمیان میں رہنا

صبؔر وانی کو راس آیا ہے
شاعری کی امان میں رہنا

☆......☆☆......☆

Marfat.com

اب نہ اقرار نہ انکار تیری بستی میں
لوگ ہیں صورتِ دیوار تیری بستی میں

خامشی مرگ کی صورت ہے جئے جاتے ہیں
جرم ہے درد کا اظہار تیری بستی میں

ایک محفل سی سجی رہتی ہے گھر کے باہر
یہ ہے تنہائی کا آزار تیری بستی میں

اب تو آنکھوں میں غمِ دل کی حلاوت بھی نہیں
لوگ ہیں نقش بہ دیوار تیری بستی میں

خامشی اس سے بھلی حسن سماعت جو نہیں
ہے یہی حاصلِ گفتار تیری بستی میں

حرمتِ لفظ کو سینے سے لگائے رکھیں
ہم خطا کار و گنہ گار تیری بستی میں

Marfat.com

دل تمناؤں کا بے پایاں الاؤ لے کر
کھل اُٹھا صورتِ گلزار تیری بستی میں

ہم کہ آنکھوں میں کئی خواب لئے پھرتے ہیں
ہے کوئی دیدۂ بیدار تیری بستی میں

شہر صحرا ہیں یہ کہتے ہوئے ڈر لگتا ہے
کوئی سایہ ہے نہ دیوار تیری بستی میں

اپنی بینائی بھی دے دوں کہ جہاں روشن ہو
ہے کوئی آنکھ طلبگار تیری بستی میں

ہے مسرت کا طلبگار ہر اِک شخص مگر
غم کا اِک میں ہوں خریدار تیری بستی میں

☆......☆☆......☆

Marfat.com

میری بھی تھی بستی والوں سے شناسائی نہ پوچھ
کوچہ و بازار کا میں تھا تماشائی نہ پوچھ

میری ہر اک بات کو معنی غلط پہنائے تھے
کیسے کیسے کی گئی ہے میری رسوائی نہ پوچھ

ذکر پھولوں، تتلیوں کا اور بہاروں کا نہ ہو
کس لئے مشروط ہے یہ اذنِ گویائی نہ پوچھ

قافلے وہ نور و نکہت کے نہ جانے کیا ہوئے
خیمۂ گل میں ہوئی کس کی پذیرائی نہ پوچھ

Marfat.com

کیا شکست و فتح کے معیار تھے اور کیا ہوئے
مصلحت کیا ہے! ہماری وجہِ پسپائی نہ پوچھ

اپنے خدوخال سے میں اتنا بیگانہ نہ تھا
کس نے مجھ کو میری ہی تصویر دکھلائی نہ پوچھ

بزمِ ہستِ و بود میں ہوں میں اگر خوار و زبوں
اُس کی رسوائی ہے یہ یا میری رسوائی نہ پوچھ

مجھ کو پابندِ نظر فکرِ معیشت نے کیا
کس نے میرے عزم کو زنجیر پہنائی نہ پوچھ

آشکارا کیا نہیں تجھ پر مری تنہائیاں
زیب دیتی ہے تجھے کیا عالم آرائی نہ پوچھ

☆......☆☆......☆

Marfat.com

روشنی کم نہ ہوئی روزنِ در جاگتا ہے
آج بھی اُس سے تعلق کا اثر جاگتا ہے

یوں تو کہنے کو یہاں سارا نگر جاگتا ہے
جاگنے والا بہ اندازِ دگر جاگتا ہے

اپنے ہی سایے میں چلتے رہے چلنے والے
منزلیں طے نہ ہوئیں اب بھی سفر جاگتا ہے

مجھ کو تسلیم کہ میں خاک کا پتلا ہوں مگر
اس قدر دھیان رہے اس میں شرر جاگتا ہے

Marfat.com

حسنِ الفاظ کے پیکر میں کبھی ڈھل نہ سکا
اے مری رُوحِ غزل حرفِ ہنر جاگتا ہے

اُس کی آواز کا جادو ہے کہ لہجے کا فسوں
مرے ہر لفظ کا اب زیر و زبر جاگتا ہے

کیا عجب ہے کہ تماشہ نہیں ہوتا کوئی
آج بھی دیدہ ورِ ذوقِ نظر جاگتا ہے

گاہے گاہے کوئی آواز سنی ہے میں نے
خوف یہ کیسا ہے کیوں آج بھی ڈر جاگتا ہے

عمر بھر جاگا کئے اور یہ گھر سوتا رہا
آج ہم سونے لگے ہیں تو یہ گھر جاگتا ہے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

لفظ و معنی کی رِدا تن پر سجی سب سے بھلی
شاعری کی مجھ پہ یہ چھاؤں گھنی سب سے بھلی

دیکھ کر تصویر اپنی راز یہ افشا ہوا
گفتگو کارِ زیاں تھی خامشی سب سے بھلی

وہ جنہوں نے کچھ کہا اُن کو بھی کیا حاصل ہوا
ہم اگر چپ ہیں ہماری ان کہی سب سے بھلی

روشنی تھی اسقدر چندھیا گئی جس سے نظر
پرخطر راہوں میں دل کی روشنی سب سے بھلی

گاہے دل کی دوستی پر ہم بہت نازاں رہے
گاہے اپنے آپ سے ہی دشمنی سب سے بھلی

Marfat.com

موت کا ہونے لگا ہر سمت ہی سب کو گماں
اس سکوں سے اِک مسلسل بےکلی سب سے بھلی

رونقِ محفل تھے سب ہی کچھ نہ کچھ کہتے رہے
لیکن اِک وہ بات جو اُن سے سنی سب سے بھلی

کاروانِ رنگ و بو گزرا کیا، دیکھا کیے
چشمِ حیرت کی ہے دولت بس یہی سب سے بھلی

قرض کیوں مانگیں کسی سے ہم ہوا اور روشنی
اپنے آنگن کی ہوا اور روشنی سب سے بھلی

ریت کے دریا سے گر قائم رہے عزو وقار
صبرؔ اِن ذروں کی مجھ کو تشنگی سب سے بھلی

☆......☆☆......☆

Marfat.com

آج میرے ہی خدوخال مجھے
کر رہے ہیں کئی سوال مجھے

زندگی کس شمار میں گزری
پوچھتے ہیں یہ ماہ و سال مجھے

چاندنی رات اب کہاں ہوگی
آ گیا ہے یونہی خیال مجھے

کس تمنا پہ اب کروں سج دھج
آئنہ بن گیا وبال مجھے

عمر بھر خاک میں رہا جلتا
اور اب آگ میں نہ ڈال مجھے

Marfat.com

یہ شکایت نہیں مقدّر ہے
مل گئے لوگ حسبِ حال مجھے

تیز چلتی ہوئی ہوا دنیا
تیرا آنچل ہوں میں سنبھال مجھے

نور اور خاک کا مرکبّ ہوں
کیوں دلاتے ہو اشتعال مجھے

اے خدا مل گئی سزا کافی
میرے رُتبے پہ کر بحال مجھے

چاند چہروں کی دوستی والی
دے گئی کیا سے کیا خیال مجھے

☆……☆☆……☆

Marfat.com

سنا جہادِ مسلسل ہے زندگی کیا ہے
کہا کہ جادۂ مقتل ہے زندگی کیا ہے

بس اِک خیال ہے تخلیق کا سبب لیکن
اِک خیال سے اوجھل ہے زندگی کیا ہے

تلاشِ مرگ فقط ایک وصل کی خواہش
بس ایک ہجرِ مکمل ہے زندگی کیا ہے

کسی کی پیاس بجھائے کسی کو ترسائے
شریر ہاتھوں کی چھاگل ہے زندگی کیا ہے

ہزار شکلیں بنا کر بگاڑتی جائے
فضا میں تیرتا بادل ہے زندگی کیا ہے

Marfat.com

ہر ایک دل میں ہے تکمیلِ آرزو کی خلش
فسانہ غیر مکمل ہے زندگی کیا ہے

دِلوں میں رقصاں ہے الھڑ جوانیوں کی طرح
بڑی ہی شوخ ہے چنچل ہے زندگی کیا ہے

کسی سکون کے صحرا میں کیوں رہے محصور
یہ بے قرار ہے بیکل ہے زندگی کیا ہے

جمال و حسن کی رعنائی بھی نظر کو دے
کسی کی آنکھ کا کاجل ہے زندگی کیا ہے

کبھی کہیں تو جھلک اس کی مل ہی جائے گی
اگرچہ نورِ مقفل ہے زندگی کیا ہے

اگر ہو دل میں کوئی اسم نور کی صورت
سیاہ راتوں کی مشعل ہے زندگی کیا ہے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

میں کیوں حیراں، پریشاں ہوں اُسے معلوم تو ہوگا
اسیرِ حرفِ امکاں ہوں اُسے معلوم تو ہوگا

سرِ فہرست کیوں رکھا گیا تحریر کو میری
میں کس مضموں کا عنواں ہوں اُسے معلوم تو ہوگا

مجھے اُس نے اسیرِ گردشِ دوراں ہی رکھا ہے
میں اِک ابرِ خراماں ہوں اُسے معلوم تو ہوگا

زمانے ہی نے دانستہ بھلایا ہے تحیر ہے
زمانے پر میں احساں ہوں اُسے معلوم تو ہوگا

ملائک سے مجھے سجدہ کرایا حکم اُس کا تھا
سو میں اب جزوِ ایماں ہوں اُسے معلوم تو ہوگا

Marfat.com

یہ دل نازک ہے لیکن مستقر تو یہ اُسی کا ہے
اِسی کا میں نگہباں ہوں اُسے معلوم تو ہوگا

نہ جانے کس زمانے کو مری پہچان حاصل ہو
اسیرِ عہدِ نسیاں ہوں اُسے معلوم تو ہوگا

مجھے ساحل سے کیا نسبت، تعلق بادباں سے کیا
کہ میں خود ایک طوفاں ہوں اُسے معلوم تو ہوگا

میری قیمت کا اندازہ لگاتے ہیں جہاں والے
کہ میں اب اتنا ارزاں ہوں اُسے معلوم تو ہوگا

کسی گاؤں کی کٹیا کی میں حسرت بھی ہوں حیرت بھی
کسی جگنو کا ارماں ہوں اُسے معلوم تو ہوگا

☆......☆☆......☆

Marfat.com

شام کے انداز دیکھے ہیں سحر معلوم ہے
زندگی ہے ایک ممنوعہ شجر معلوم ہے

ایک اُس کی ذات سے دیوار و در کا حسن تھا
آج کیا ہے صورتِ دیوار و در معلوم ہے!

آپ کی خواہش ہے تو قیدِ صدف سہہ جایئے
قطرہ بنتا ہے بھلا کیسے گہر معلوم ہے

ایسے موسم میں کبھی ایسی ہوا چلتی نہیں
دستکیں یہ کس کی ہیں دروازے پر معلوم ہے

اِن شکستہ کرچیوں میں داستاں تحریر ہے
قدر اِن کی کیا تجھے آئینہ گر معلوم ہے

Marfat.com

اِک مسلسل اختلاف و انتشار و اضطراب
جانے کس اُلجھن میں ہے روحِ بشر معلوم ہے

صرف اپنے خون کا ہے اب زباں پر ذائقہ
عہدِ نو کو لذتِ ہر خیر و شر معلوم ہے

اِک زمانے سے ہمیں آوارگی کا شوق ہے
گھر کا رستہ بھی ہمیں ہے یاد گھر معلوم ہے

تم تو بادل ہو تو پھر کیوں اسقدر ہو بے خبر
میں کہ دریا ہوں مجھے اپنا ہنر معلوم ہے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

نیند میں ہم خواب کو زنجیر پہناتے رہے
جاگنے والے ہمیں تعبیر سمجھاتے رہے

زندگی کو جبر کے شعلوں سے دہکاتے رہے
خود اسیرِ خوف ہیں جو خوف پھیلاتے رہے

لوگ کیوں حیرت زدہ ہیں ہم نے تو بس یہ کیا
صرف اپنی سوچ کو الفاظ پہناتے رہے

میں ہی تھا خود رقص میں یا یہ زمیں گردش میں تھی
اُس کے چہرے میں کئی چہرے نظر آتے رہے

تھا جنہیں دعویٰ کہ ہے لفظ و بیاں پر اختیار
حرفِ حق کے روبرو آئے تو ہکلاتے رہے

Marfat.com

مختصر مدّت میں کوئی جانتا بھی کیا ہمیں
چند لمحوں کے لیے ملتے بچھڑ جاتے رہے

پھر بھی خالی ہی رہا دستِ طلب دیدہ ورو
ہر کس و ناکس کے آگے ہاتھ پھیلاتے رہے

اور کیا کرتے بھلا ہم سے اسیرِ خوش گماں
اپنے اندیشوں کی ہی تاریخ دہراتے رہے

ہم نے تو اے صبرؔ بس دیکھا یہی کچھ روز و شب
چاند گہناتے رہے اور پھول مرجھاتے رہے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

کسی کی یادوں اور دعاؤں کا تھا سایہ کون تھا
میرے گھر سے جو مرے ہمراہ نکلا کون تھا

دل کی یہ رفتار بے ترتیب سی کیوں ہوگئی
میرے سینے میں یہ کس کا نام دھڑکا کون تھا

صبحدم دیدار کی خاطر چلے آتے ہیں لوگ
رات بھر لیکن ستاروں سے جو اُلجھا کون تھا

جانبِ صحرا چلا ہے کون یہ تشنہ دہن
اُٹھ رہا ہے شور دریا سے کہ پیاسا کون تھا

میں سرِ راہِ وفا ہوں منتظر کس کے لیے
ملتفت نظروں سے مجھ کو کس نے دیکھا کون تھا

Marfat.com

نیک نامی اور رسوائی میں کتنا فرق ہے
کس کی خاطر اِن گلی کوچوں میں رسوا کون تھا

میں تماشہ تھا یا کوئی اور تھا اُس کا ہدف
کون جانے اُس گھڑی محوِ تماشا کون تھا

لکھ گیا ہے گلشن و صحرا کا یہ افسانہ کون
وہ لکیریں خون کی وہ پا برہنہ کون تھا

تھا فقط میری اَنا کا روپ اُس کو ناگوار
صبرؔ اُس بزمِ طرب میں اور مجھ سا کون تھا

☆......☆☆......☆

Marfat.com

تسخیر ممکنات کا چہرا کوئی دِکھا
اپنی نوازشات کا سہرا کوئی دِکھا

اوھام اور شکوک سے باہر نکل سکیں
اے حسنِ بے حجاب سراپا کوئی دِکھا

مدّت ہوئی کہ تیرے سخنور اُداس ہیں
اے شہرِ دلفریب تماشا کوئی دِکھا

رہ جائے اُس کی بزم میں کچھ میری آبرو
اے حرفِ اعتبار سلیقہ کوئی دِکھا

Marfat.com

سیراب کیسے ہوگی مری کشتِ آرزو
زم زم کہیں سبھی انہیں چشمہ کوئی دِکھا

مل جائے کچھ سکون ذرا دیر کے لیے
صحرائے ہست و بود میں خیمہ کوئی دِکھا

اِک میری ذات سے ہے تری بزم کا وقار
ہے کون پھر بھی مجھ سا اکیلا کوئی دِکھا

میں اپنی زندگی کا تقاضا سمجھ سکوں
دنیا میں مجھ کو حاصلِ دنیا کوئی دِکھا

چلتا ہوں میں اندھیرے میں رستہ ٹٹول کر
اے آفتابِ علم اُجالا کوئی دِکھا

☆......☆☆......☆

Marfat.com

ترے خیال کی خوشبو سے گھر مہک اُٹھا
پھر اُس کے بعد نگر کا نگر مہک اُٹھا

گزر گیا وہ بہاروں کو اپنے ساتھ لئے
ہر ایک دیدنی منظر مگر مہک اُٹھا

یہ کس خیال سے الفاظ جاگ اُٹھے ہیں
یہ کس کے ذکر سے حرفِ ہنر مہک اُٹھا

غزل کا لہجہ بسا ہے میری سماعت میں
ہے کس کا فیض کہ اُجڑا نگر مہک اُٹھا

Marfat.com

بس اِک اشارۂ ابرو کا منتظر ہی تھا
وہ ایک حرف کہ ہے معتبر مہک اُٹھا

یہ میں نے باغ میں دیکھی ہے دوستی کی مثال
پرندہ شاخ پہ اُترا شجر مہک اُٹھا

اگرچہ چاند ستارے بھی زخم زخم ہوئے
مگر یہ سوچ کہ روئے سحر مہک اُٹھا

یہ راہ چلتے ہوئے کس نگاہ نے دیکھا
لکھا ہے نام جو دروازے پر مہک اُٹھا

یہ استعاروں، کنایوں کی کیسی خوشبو ہے
کہ پڑھنے والا ہر اِک باخبر مہک اُٹھا

☆......☆☆......☆

Marfat.com

چراغِ عشق سرِ رہگذر کیا میں نے
پھر اختیار وفا کا سفر کیا میں نے

جو میرے دل میں تھا اُس کو گہر کیا میں نے
بس ایک لفظ اِدھر سے اُدھر کیا میں نے

وہ ایک لفظ کہ نا معتبر تھا دنیا میں
اُس ایک لفظ کو پھر معتبر کیا میں نے

وہ اِک خیال کہ خوشبو ہے راحتِ جاں ہے
اُسی خیال کو زادِ سفر کیا میں نے

Marfat.com

وہ ایک لفظ کہ شامل ہے میرے نام کے ساتھ
بڑے سلیقے سے اُس کو ہنر کیا میں نے

ہر اک طرف مجھے بیگانگی نظر آئی
دیارِ غیر کو جب اپنا گھر کیا میں نے

زمیں کے ساتھ ہی گردش مرا مقدّر ہے
کہ اس کے ساتھ فلک کا سفر کیا میں نے

مری زباں پہ رہی سورۂ فلق ہر دم
حسد نگاہ کو یوں بے اثر کیا میں نے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

مصروفِ گریہ کوچہ و بازار کس لئے
نوحہ بہ لب ہیں میرے طرفدار کس لئے

دِل میں تو آرزو ہی نہ تھی میرے، وصل کی
اُس نے اُٹھائی ہجر کی دیوار کس لئے

ہر چند سب کے ہاتھوں میں پرچم سفید ہیں
پھر یہ مدافعت میں ہے تلوار کس لئے

سارا قبیلہ ششدر و حیران رہ گیا
اُس نے گرائی سر سے یہ دستار کس لئے

Marfat.com

طوفان آچکا ہے مگر پہلے سوچتے
اب ڈھونڈتے ہو اپنے ہی آثار کس لئے

تم نے تو چاہا وقت کی رفتار کے خلاف
تھمتی مگر یہ وقت کی رفتار کس لئے

محروم ہوگئے ہیں سماعت سے لوگ، پھر
اشعار کس لئے ہیں یہ گفتار کس لئے

وہ رہروانِ شب تو کبھی کے چلے گئے
اب یہ چراغ برسرِ دیوار کس لئے

دیکھا نہ اپنے نامۂ اعمال کی طرف
لب پر ہے اسمِ حیدر کرار کس لئے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

آج کی رات مجھے خواب سجانے دینا
کل کی خاطر کوئی اُمید بچانے دینا

یہ جہالت تھی مری میں نے کہا روزِ ازل
زندگی بوجھ سہی مجھ کو اُٹھانے دینا

یا مجھے مہلت تکمیل عطا ہو جائے
یا مجھے اپنی ہی تصویر مٹانے دینا

ایک سورج مری منزل ہے بلاتا ہے مجھے
سایہ کہتا ہے مسافر کو نہ جانے دینا

Marfat.com

خائفِ سنگ زنی میری طبیعت بھی نہیں
آئینہ خانہ مجھے اور سجانے دینا

کچھ خدوخال کھلیں اور ذرا بات چلے
اس کی تصویر سر بزم سجانے دینا

زہر آلود ہوائیں ہیں گھروں سے باہر
خود کو دہلیز سے باہر نہیں جانے دینا

اس لیے میں نے مناظر کو بہت یاد رکھا
لوٹ کر آنا جو چاہوں مجھے آنے دینا

☆......☆☆......☆

Marfat.com

بلاؤں سے اگر محفوظ گھر ہے
نہ جانے کن دعاؤں کا اثر ہے

یہ دھرتی بانجھ ہوتی جا رہی ہے
ہنر تحریر کا کیوں بے ثمر ہے

کبھی کہتا ہوں "میں کچھ بھی نہیں ہوں
کبھی مجھ کو ہر اک شے کی خبر ہے

کبھی اپنی نظر سے آپ اوجھل
ہر اک شے پر کبھی میری نظر ہے

Marfat.com

نظر سے ماورا کیا کچھ نہیں ہے
نظارہ کیوں گرفتارِ نظر ہے

یہ رشتے ٹوٹتے کیوں جا رہے ہیں
ہر اک چہرہ یہاں نامعتبر ہے

یہی کچھ حسرتیں کچھ حیرتیں ہیں
مرے دامن میں انجامِ سفر ہے

اندھیروں میں اُجالا ڈھونڈتا ہوں
یہی میری نظر میرا ہنر ہے

☆.....☆☆.....☆

Marfat.com

آئینہ کہتا رہا دیکھ لے چہرا اپنا
اب سرِ بزمِ طرب دیکھ تماشا اپنا

پھر بھی مفہومِ غمِ زیست ادا ہو نہ سکا
درد کے لفظ سے رشتہ تھا پرانا اپنا

اپنا سر پھوڑنے ہم لوگ کہاں جائیں گے
کوئی دیوار بنے کاش سہارا اپنا

یہ وہی قطرۂ آنسو ہے جو طوفان بنا
پھیلتا جائے گا ہر سمت یہ دریا اپنا

Marfat.com

جسم کی بات ہر اک دور میں تحریر ہوئی
روح قربان کرے کیسے اُجالا اپنا

کربلا ختم ہوئی شام کی محفل نہ سجی
اب کوئی لفظ سناتا نہیں نوحہ اپنا

ہاں وہی خاک جو مسجودِ ملائک تھی کبھی
پھر اُسی خاک نے بھڑکایا ہے شعلہ اپنا

دھوپ کے شہر میں اس طرح رہے رقص کناں
اپنے ہی پاؤں سے لپٹا رہا سایا اپنا

☆......☆☆......☆

Marfat.com

لے آئی مشتِ خاک کہاں سے کہاں مجھے
حسرت سے دیکھتا ہی رہا آسماں مجھے

میں سرحدِ یقین سے باہر تھا مضطرب
آئی نظر حدودِ قیاس و گماں مجھے

پہلے ہر ایک بات کو پرکھا گیا بہت
محفل میں پھر بنایا گیا میہماں مجھے

لازم ہے مجھ پہ شکر ادا اس کا بھی کروں
لے آئی خود کنارے پہ موجِ رواں مجھے

Marfat.com

میں منفعت طلب تھا سو اُلجھا رہا یونہی
سونپا گیا تھا اور ہی کارِ زیاں مجھے

تصویر میں نے اپنی ہی اس میں سجائی ہے
حیرت سے دیکھتا رہا خالی مکاں مجھے

الفاظ اُس کے ترش تھے لہجہ بھی تلخ تھا
کیا دے گئی ہے ذائقہ شیریں بیاں مجھے

کہتا رہا ہے صبرؔ ابھی سرخ رو نہیں
ہر امتحاں کے بعد نیا امتحاں مجھے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

چراغ اور پھول

(آیت اللہ خمینی کے حضور نذرانہءعقیدت)

یہ کون آیا
کہ جس کے لب پر ہے اسمِ اعظم
ہے جس کے ہاتھوں میں دینِ حق کا عظیم پرچم
یہ کون آیا
بصیرتوں اور بصارتوں کا پیام لے کر
اِس عہدِ ظلمت میں روشنی کا نظام لے کر
خدا کا لب پر کلام لے کر
یہ کون آیا
کہ جس کے لفظوں کے چاند سورج
تمام لوگوں میں نور تقسیم کر رہے ہیں
خدا کی تعظیم کر رہے ہیں

Marfat.com

یہ کون آیا

کہ جس کے آنے سے ہر صدا
اک صدائے تکبیر بن گئی ہے
علی کی شمشیر بن گئی ہے
ہماری تقدیر بن گئی ہے

یہ کون آیا

کہ جس کی سوچوں میں عہد در عہد جاگتے ہیں
کہ جس کی آنکھوں نے آنے والے
کئی زمانوں، کئی زمینوں کو نور بخشا
ہمیں ہمارا شعور بخشا

یہ کون آیا

کہ جس کے آنے سے
خشک کھیتوں، اُجاڑ فصلوں کی آگ
گلزار بن گئی ہے
وفا کا معیار بن گئی ہے

Marfat.com

یہ کون آیا
کہ جس کے آنے سے
سورۂ فیل پھر سے اعجاز بن گئی ہے
کہ ہر ابابیل اپنی دمساز بن گئی ہے
ہماری آواز بن گئی ہے
یہ کون آیا
کہ جس کی خوشبو ہر ایک گھر میں رچی ہوئی ہے
کہ جس کی تصویر میرے دلِ میں سجی ہوئی ہے
یہ کون آیا
کہ جس کے آنے سے ایک عالم
محبتوں اور راحتوں کا نقیب بن کر
چمک رہا ہے
دمک رہا ہے
چمک رہا ہے دمک رہا ہے

14 فروری 85ء اسلام آباد ہوٹل اسلام آباد میں منعقدہ تقریب برائے
چھٹی سالگرہ انقلاب اسلامی ایران پڑھی گئی

☆......☆☆......☆

Marfat.com

غائب سے خطاب

دکھائے کس نے محبت کی سادگی کے غلاف
بنایا کس نے جہانِ ستم کو وادیء قاف

گدا کو حکم کہ تنکا بھی پائمال نہ ہو
امیر کے لیے رکھے ہیں سات خون معاف

بپاسِ خاطرِ حاکم ہے ناروا بھی روا
گلے حرام ہیں سب جورِ بندگی کے خلاف

ہمارے واسطے قانون ساز ہیں موجود
نہیں کہ اب نہیں باقی ضرورتِ انصاف

Marfat.com

ریا و کذب عناصر ہیں میری فطرت کے
ترے خلوص کا سکہ رواں چہار اطراف

ترا قیاس بھی ہے اجتہاد سرتاسر
مرا بیان سراسر بیانِ لاف و گزاف

ترے کرم کا تقاضا مری دل آزاری
مری حیات کا مقصد ہے تیرے در کا طواف

یہ تاب اور یہ طاقت مجھے معاذ اللہ
میں اور بزم میں آواز اُٹھاؤں تیرے خلاف

ترا نظام ترا ہی نظام ہے بے شک
کسے مجال جو کر دے بیاں ترے اوصاف

☆......☆☆......☆

Marfat.com

ذات کی تکمیل کے نئے رستے

پہاڑ کاٹ کے ہم نے بنائے تھے رستے
خود اپنی راہ کی دیوار بن گئے رستے

ہر ایک چہرہ صلیبوں کی زد میں آیا ہے
بجھی بجھی سی اُمیدیں تھکے تھکے رستے

پہاڑ پشت پہ ہے سامنے سمندر ہے
ہماری آنکھ سے اوجھل ہی ہو گئے رستے

ہے اب نصیب میں منزل نہ جادۂ منزل
کہ جس طرف بھی گئے ساتھ ہی چلے رستے

کرن حرا کی ہی لاؤ، وہی بتائے گی
ہماری ذات کی تکمیل کے نئے رستے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

تصویر کے دو رخ

(1)

میرے امکاں میں ہیں یہ ارض و سما
میری پرواز آسماں سے بلند
مجھ کو لوح و قلم پہ قدرت ہے
خالقِ کائنات کی سوگند
میرے مسکن میں ہے وہ خاص جگہ
جس کے جبریل پر بھی ہیں دربند
میرے حسنِ عمل میں ایسے اُصول
فطرتِ ایزدی بھی ہو پابند
میرے حسنِ عمل کے دامن میں
مائلِ سجدہ رفعتِ الوند
میں ہوں مختارِ کائناتِ کل
پیش تقدیر کے بھی ہیں لب بند
طائرِ وقت ہے قفس میں مرے
میں نہیں وہ کہ وقت کا پابند

Marfat.com

(2)

شاعرِ خوش بیاں اِدھر بھی دیکھ
زندگی اور ظلمتوں کا کفن
ماتمِ زیست کر رہی ہے سن
رخ سے گیسو اُٹھائے سمیں تن
دیکھ سکتا ہے دیدۂ بینا
عشرتوں کی جبیں پہ غم کی شکن
اُبھرے لاکھوں ہی آفتاب مگر
دل پہ پھر بھی وہی ہے داغِ کہن
ہے اگر اہتمامِ رنگ و بو
کیوں فسردہ ہے پھر بہارِ چمن
کس قدر ہے حسیں نظام ترا
ہر قدم پر بنے ہیں دار و رسن
سچ تو یہ ہے میں صاف ہی کہہ دوں
تیری دنیا ہے دارِ رنج و محن

☆......☆☆......☆

Marfat.com

سب کا غم

میری بیوی، سوئی ہوئی ہے
میرے بچے اپنے اپنے کمروں میں
سب سوئے ہوئے ہیں
لیکن...... میں ہوں، شب کا مسافر اور اکیلا
تنہا، تنہا، جاگ رہا ہوں
تاکہ اِن کے بھاگ بھی جاگیں

میری بیوی، میرے بچے
دیکھ رہے ہیں سندر سپنے
اور............ اِن کی سندر آشائیں
میری نظر میں ناچ رہی ہیں

فرد کی اپنی ذات بھی کیا ہے
فرد کا اپنا کنبہ کیا ہے
میری ذات اور میرا کنبہ
ناآسودہ ایک تمنا
پھیلا ہر سو جال یہی ہے
ساری قوم کا حال یہی ہے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

پیاری بیوی کے نام

میں نے تجھ کو دیکھا ہے
تو سوئی ہے سدھ بدھ کھو کر
دن بھر کے کاموں سے تھک کر
جانے کیا کچھ دیکھتی ہو گی
سندرتا
سپنوں کی دنیا
لیکن پیاری
صبح کو جب تو جاگ اُٹھے گی
ڈھے جائیں گے سارے سپنے
خوابوں کی دنیا ہے پیاری
لیکن..........غم اور جیون بھر کے
ہیں اس سے بھی بڑھ کے پیارے
اُٹھ اِن کو سینے سے لگا لے
غم بھی سارے ڈھے جائیں گے
خواب حقیقت بن جائیں گے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

مجھے خوابوں میں رہنے دو

مجھے خوابوں میں رہنے دو
مجھے خوابوں میں رہنے دو
حقیقت آئینہ ہے، آئینے سے خوف آتا ہے
کتابوں اور صحیفوں میں دعا کے حرف جتنے تھے
مجھے لوری سنانے کے بہانے لب پہ آتے تھے
میں اپنے آنسوؤں کے موتیوں سے گیت بنتا تھا
نئی خواہش، نئے خوابوں کی میں تعبیر لکھتا تھا
غمِ دل کی ہر اک آیت کی خود تفسیر لکھتا تھا

ترا بچپن، تری معصومیت جب یاد آتی ہے
فضا میں ایک خوشبو آشنا سی پھیل جاتی ہے
ترے لکنت زدہ ٹوٹے ہوئے الفاظ کے معنی
مری حسنِ سماعت کو دھنک کے رنگ دیتے تھے
مرے جذبوں کو کیا کیا لذتِ تقریر دیتے تھے

Marfat.com

میں دل کے شہر کے موسم کی خوشبو ساتھ رکھتا تھا
پرندے وصل کے پیغام کا مژدہ سناتے تھے
فضا میں ہر سمے بس ایک خوشبو سی بسی رہتی
اُفق پر ہر گھڑی قوسِ قزح تحریر سی لکھتی

کوئی پر ایک سے لمحوں میں کب تک زیست کر پایا
فضا تبدیل ہونے میں بھلا کیا دیر لگتی ہے

دعاؤں اور وفاؤں کا ثمر بھی رائیگاں نکلا
وفا کے بادبانوں کو یہاں ساحل نہیں ملتا
تصور کے جزیرے پر ہوا کشتی نہیں لاتی

زمانہ بیت جاتا ہے
وجودِ درد دیتا ہے
حقیقت آئینہ ہے آئینے سے خوف آتا ہے
مجھے خوابوں میں رہنے دو
مجھے خوابوں میں رہنے دو

☆......☆☆......☆

Marfat.com

سوچنا

مرے بچو!
سنو جب مدرسہ جانے لگو
تو بات اتنی ذہن میں رکھنا
کہ تم......
کچھ لفظ اپنی راہ میں ایسے بھی پاؤ گے
کہ جن کی دل کشی میں گم ہوئے تو بھول جاؤ گے
کہ تم......کیا ہو،
تمہارا......کیا ارادہ تھا
کہ تم......کس کام سے نکلے تھے
گھر سے کس لئے آئے
مرے بچو!
سنو گلی کے موڑ سے آگے
بڑی سڑکیں، بڑے چوراہے، دیکھو
غور سے سوچو
کہ اِن میں کون سی ہے وہ سڑک وہ راہ
جس پر تم کو جانا ہے
گوہرِ مقصود لانا ہے

Marfat.com

مرے بچو!

سنو جب مدرسہ پہنچو

کتابوں میں لکھی تحریر کو سمجھو اور...... پہچانو

تو اتنی بات اپنے ذہن میں رکھنا

کتابوں میں لکھے سب حرف بالکل سچ نہیں ہوتے

کتابوں میں لکھی تحریر پس منظر بھی رکھتی ہے

تمہیں یہ بھی تو کرنا ہے

کہ منظر دیکھنا ہے اور پس منظر سمجھنا ہے

اپنا گھر سمجھنا ہے

کتابوں میں لکھے الفاظ، اُن کے رنگ، خوشبو، خوب پہچانو

کہ رنگوں اور خوشبوؤں کا رستہ

باغ ہی کے سمت جاتا ہے

کہ جو رنگوں کی دنیا ہے

کہ جو خوشبو کا مسکن ہے

تمہارا اپنا مسکن ہے

تمہارا اپنا گلشن ہے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

میں پیاسا ہوں، میں تشنہ ہوں

مجھے تقدیر نے آسیب کے صحرا میں لا پھینکا
جہاں تک بھی نظر جاتی ہے
بے آب و گیا............وادی کا منظر ہے
کہ بربادی کا منظر ہے
مری ماں کی نگاہوں میں تلاشِ آب جاری ہے
زباں پہ ورد جاری ہے
نہ جانے کن زمانوں............موسموں سے وہ
تلاشِ آب میں یوں برہنہ سر......ننگے پاؤں
دوڑے جاتی ہے
بھاگے پھرتی ہے
کسی کوہِ صفا، یا کوہِ مروا سے
صدائے مستجاب آتی نہیں

Marfat.com

تشنہ حرفوں، بے صدا لفظوں کے سوالوں کا
جواب لاتی نہیں
مرے پاؤں کی ایڑی سے کوئی زم زم نہیں پھوٹا
مرا آسیب کے صحرا سے رشتہ کیوں نہیں ٹوٹا
مرے تن پر مری بے چارگی کا اِک لبادہ ہے
شکستہ لب مرے حرفوں کی صورت تشنگی کا لفظ لکھتے ہیں
میں پیاسا ہوں
میں تشنہ ہوں
تلاش آب جاری ہے
زماں پر ورد جاری ہے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

اَدھُورا پن

زمین و آسماں کے درمیاں
تخلیق جو بھی کچھ ہوا اب تک
کسی حد تک...... حسیں اور خوبصورت ہے
مگر پھر بھی نہ جانے کیوں
یہی احساس ہوتا ہے
یہ سب کچھ نامکمل ہے

طلوعِ صبح سے لے کر
غروب شام تک...... لمحے
سبھی باور کراتے ہیں
یقیں مجھ کو دلاتے ہیں
یہ سب کچھ نامکمل ہے

Marfat.com

ہرِاک شب کے گزرنے پر
نئی اک رات دیکھی ہے
ہرِاک سورج نکلنے پر
زمیں تاریک دیکھی ہے

نمو کی فصل یوں گزری
شجر......سب بے ثمر پائے
ملے......بس دو گھڑی سائے

ہراک ساون گزرنے پر
زمیں کو بانجھ ہی پایا
یہی احساس ہی اُبھرا
یہ سب کچھ نامکمل ہے
فنا ہوتے ہوئے یہ زندگی محسوس کرتا ہوں
ہراک شے میں کسی شے کی کمی محسوس کرتا ہوں

☆......☆☆......☆

Marfat.com

اِقراء

ابھی میں دیکھ سکتا ہوں
ابھی میں سوچ سکتا ہوں
مرے اعضاء سلامت ہیں
مری بینائی باقی ہے
ابھی میں پڑھ تو سکتا ہوں
ابھی میں لکھ تو سکتا ہوں
ابھی الفاظ و معنی سے
مرا......رشتہ سلامت ہے
بدن میں بھی حرارت ہے
ابھی تک تو میں زندہ ہوں
مرا موجود ہونا ہی
گواہی ہے، شہادت ہے

Marfat.com

یہی تو حکمِ ربّی تھا
یہی تو حکمِ ربّی ہے
کہ اقرا لفظِ اوّل تھا
یہی اِک لفظ آخر ہے
مگر...... جب پڑھنا چھوٹ جائے
مگر...... جب لکھنا رہ جائے
کتابوں سے ہر اِک رشتہ
معانی اور لفظوں سے
تعلق اور ہر ناتا
اگر یوں ٹوٹتا جائے
تو پھر...... ہم کیسے زندہ ہیں
تو پھر...... یہ زندگی کیسی
حرارت، روشنی کیسی
اندھیرا ہی اندھیرا ہے
اندھیرا ہی اندھیرا ہے
جہاں تاریک ہو جائے
فنا نزدیک ہو جائے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

وہم ہے تجھ کو کہ حالات سنور جائیں گے
ہم سنورنے کے نہیں اور بکھر جائیں گے

آج جو دل کو لبھاتے ہیں مناظر تیرے
ایک دن یہ بھی نگاہوں سے اُتر جائیں گے

جن ستاروں نے مری رات کو روشن رکھا
صبحدم، سوچ رہا ہوں کہ کدھر جائیں گے

گردشِ وقت ہی تقویم نئی لکھے گی
یہ ترے چاند ستارے بھی ٹھہر جائیں گے

Marfat.com

زر سکوں بخش ہے معبود بنالیں گے اِسے
لوگ اقرارِ وفا ہی سے مکر جائیں گے

چھاؤں مطلوب اگر ہے تو کریں ترکِ سفر
یہ ترے ساتھ بھلا کیسے شجر جائیں گے

اپنے گاؤں سے نہ ہجرت کریں بستی والے
چڑھتے دریا تو کسی روز اُتر جائیں گے

شہر پُر پیچ ہوئے جاتے ہیں لیکن دل میں
ایک اُمید کسی روز تو گھر جائیں گے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

اب تو کچھ بھی اے دلِ ناکام یاد آتا نہیں
ہم کہاں تھے، صبح سے تا شام یاد آتا نہیں

ایسی خاموشی کہ خود سے گفتگو نہ ہو سکے
ایسا سناٹا کہ اپنا نام یاد آتا نہیں

خوشبوئیں ساکن، ہوا خاموش سبزہ دم بخود
کوئی سندیسہ کوئی پیغام یاد آتا نہیں

پیشتر اس سے کہ دن ڈھل جائے منظر دیکھ لیں
پھر کوئی بھی کام وقتِ شام یاد آتا نہیں

Marfat.com

تھے کبھی ہم بھی جہاں میں کامران و سرخرو
کیا تجھے اے گردشِ ایام یاد آتا نہیں

آج کا منظر بھی کچھ کل سے نہیں ہے مختلف
کیا تجھے کچھ بھی سیاہِ شام یاد آتا نہیں

ہم بھی لے بیٹھے ہیں اپنا قصہء ہجر و وصال
ہم سے پہلے کیا ہوا انجام یاد آتا نہیں

کیا تمیزِ حسن کرتے صبر یہ اہلِ ہوس
کیوں ہوئے ہم شہر میں بدنام یاد آتا نہیں

☆......☆☆......☆

Marfat.com

کسی کی قدر و قیمت کچھ نہیں ہے
شرافت یا جمیت کچھ نہیں ہے

خود اپنے آپ سے لڑتے رہے ہیں
یہاں فتح و ہزیمت کچھ نہیں ہے

سفر جو طے ہوا تنہا ہوا ہے
کسی کی بھی رفاقت کچھ نہیں ہے

سرِ ساحل لکیریں کہہ رہی ہیں
یہاں نقشِ فضیلت کچھ نہیں ہے

Marfat.com

کسی سے حالِ دل کہتے یا سنتے
کسی کے پاس فرصت کچھ نہیں ہے

اُڑے جاتے ہیں ہم تنکوں کی صورت
کہ حرفِ استقامت کچھ نہیں ہے

عنایت خونِ دل کی ہے وگرنہ
بدن کا روپ، رنگت کچھ نہیں ہے

لبوں پر شکر ہے اور خامشی ہے
کوئی وجہء شکایت کچھ نہیں ہے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

روش روش کے مناظر، شجر شجر آنکھیں
ہر ایک لمحہ سے آگاہ، باخبر آنکھیں

بیان کیسے کریں لذتِ نظر آنکھیں
ہر ایک گھر میں مقید نگر نگر آنکھیں

ہزار عہدِ مسرت نے جال پھیلائے
مصالحت سے گریزاں رہیں مگر آنکھیں

چمکتے دن کا اُسے حسن کیا نظر آئے
دلِ سیاہ کو روشن ملیں اگر آنکھیں

Marfat.com

ابھی گوارا نہیں ہے کسی نظر میں قیام
تلاش میں ہیں ابھی لذتِ سفر آنکھیں

اسیرِ حلقۂ دامِ ہنر ہوئیں پھر بھی
یہ دیکھ لیتی ہیں تاریخ سے اُدھر آنکھیں

عجیب صورتِ لیل و نہار رہتی ہیں
کبھی ہیں شام کی صورت کبھی سحر آنکھیں

نہ منفعت کی تمنا نہ آرزو کوئی
اُٹھائے پھرتی ہیں خمیازۂ دگر آنکھیں

☆......☆☆......☆

Marfat.com

بہت آسانیاں ہیں مشکلوں میں
کوئی حیرت نہیں اب آئینوں میں

خدا رکھے سلامت تم کو لہرو
بھنور بھی یاد رکھنا ساحلوں میں

یقین و خیر کی منزل کہاں ہے
گھرے بیٹھے ہیں ہم تو واہموں میں

تعلق تم سے کیا ظاہر کریں ہم
کہ اب باقی رہا کیا رابطوں میں

Marfat.com

شکستہ ، ششدر و حیراں پڑے ہیں
ہماری شکل تھی جن آئینوں میں

کہاں سے حرفِ حق سننے میں آئے
زبانیں گھل رہی ہیں ذائقوں میں

عدالت محترم تھی، محترم ہے
تو پھر کیا ڈھونڈنا اِن فیصلوں میں

لبوں پر لفظ لکھے ہیں دعا کے
اُمیدِ شمع جلتی ہے دلوں میں

☆......☆☆......☆

Marfat.com

دکھایا اُس نے عجب شعبدہ زمانے میں
کہ اُس کے بعد نہ تم تھے نہ ہم فسانے میں

وہ میرے لفظوں کی زد پر تو آ گیا ہی تھا
ذرا سی چوک مگر ہوگئی نشانے میں

بس اِک تبسمِ گلِ رنگ میرے نام ہوا
پھر ایک عمر لگی قرض کے چکانے میں

زباں پہ آ ہی گیا حرفِ حق مرے آخر
اب اُس کو عذر ہے کیا زہر کے پلانے میں

Marfat.com

بس ایک لمحہ ہی کافی تھا آزمائش کو
ہمیں تو عمر لگی اُس کو آزمانے میں

وہ ایک شے کہ گری اور پھر نہ مل پائی
ذرا سی بھول ہوئی تھی اُسے اُٹھانے میں

تمہاری نظرِ کرم کی اِسے ضرورت ہے
ہماری عمر لگی ہے یہ گھر بسانے میں

میں تیری چادرِ افلاک سر پہ اوڑھ تو لوں
ذرا سی دیر ہے پر حاشیہ لگانے میں

☆......☆☆......☆

Marfat.com

جب کسی لب پہ تعلق سے دعا اُترے گی
بن کے تاثیرِ دعا ردِّ بلا اُترے گی

دُور سے آتی ہوئی ایک صدا اُترے گی
کوہساروں سے لئے ساتھ گھٹا اُترے گی

اب وہی عیب چھپائے گی زمانے بھر کے
آسمانوں سے اگر کوئی ردا اُترے گی

ہجر میں جو مرے ہر رنج کو راحت بخشے
اور کیا شے تری یادوں کے سوا اُترے گی

Marfat.com

بارہا جس نے بجھائے تری یادوں کے چراغ
بہرِ تحسین . وہی موجِ ہوا اُترے گی

کھلتے ہی جائیں گے الفاظ کے اسرار و رموز
مجھ پہ توفیقِ ہنر عقدہ کشا اُترے گی

میں چلا جاؤں گا اک اور زمانے کی طرف
میری ہی شکل مگر مجھ سے جدا اُترے گی

تو بھی ڈوبا ہوا حیرت میں نظر آئے گا
جب تعارف کے لیے میری اَنا اُترے گی

☆......☆☆......☆

Marfat.com

اُس کی خوشبو اور میری گفتگو سب رائیگاں
اے لبِ اظہار تیری جستجو سب رائیگاں

کوئی سنتا ہی نہیں کوئی سمجھتا ہی نہیں
ذکر اُس کا، فکر اُس کی کو بہ کو سب رائیگاں

صبح کا منظر بھلا شب زادگاں کیا جانتے
صبح کی خاطر بہا جو بھی لہو سب رائیگاں

آج گلشن کی جو حالت ہے کوئی کیسے کہے
لوگ کیا کیا تھے وقارِ رنگ و بو سب رائیگاں

Marfat.com

جن کے شعلوں کی لپک میں روشنی تھی ہر طرف
ایسے نغمے تھے کبھی زیبِ گلو، سب رائیگاں

حسرتوں اور آرزوؤں کے دیے اب کیا کہیں
تھے کبھی ویراں شبوں کی آبرو سب رائیگاں

کتنی سج دھج سے چلے تھے جانبِ صحرا کبھی
کیا ہوئے وہ کاروانِ رنگ و بو سب رائیگاں

☆......☆☆......☆

Marfat.com

کیجیئے اب کیا سوال اور مانگئے کس سے جواب
ہم نے رسوائی کے رستے کا کیا خود انتخاب

گھپ اندھیرے کی طرف بڑھتے رہے اپنے قدم
آفتابِ زیست کیسا اور کیسا ماہتاب

راس آخر آ گئی پردیس کی آب و ہوا
گھر کی صورت بھولتے جاتے ہیں ہم خانہ خراب

کیا بتائیں ہم کہ ہم تو نیند سے جاگے نہیں
کونسی تعبیر ہے اور کون سا دیکھا تھا خواب

Marfat.com

بادلوں کی سمت اب کیا دیکھنا ، کیا سوچنا
بس کہ ہم تشنہ لبوں کو ایک ہیں آب و سراب

صرف اک لمحے کو اُٹھی تھی نگاہِ التماس
آسمانوں سے اُتر آئے زمینوں پر عذاب

دوستوں کے بھی مرے سر پر بہت احسان ہیں
پہلے اپنے دشمنوں سے مجھ کو لینا ہے حساب

☆......☆☆......☆

Marfat.com

کیا مری رُوح کی روداد لکھی جائے گی
کیا مرے جسم کی فریاد سنی جائے گی

مسکراتے ہوئے لہجے میں کہی جائے جو
کیا تری بزم میں وہ بات سنی جائے گی

مجھ پہ جو دھوپ نے احسان روا رکھے ہیں
کیا وہ روداد بھی سایے میں لکھی جائے گی

کیا مجھے یونہی سرابوں سے بہلنا ہو گا
کب تلک پیاس یہ ہونٹوں پہ لکھی جائے گی

Marfat.com

آج تک جس نے مجھے سایے سے محروم رکھا
کب وہ دیوار سلیقے سے چُنی جائے گی

میں محبت کا پجاری ہوں مری ہار کے بعد
سچ کی تلوار مرے ساتھ رکھی جائے گی

میں نے الفاظ و معانی کو سجایا جیسے
یہ روایت بھی مرے ساتھ چلی جائے گی

☆......☆☆......☆

Marfat.com

یوں قبول اپنی دعا ہونے لگے
ہم نے جو دل پر لکھا ہونے لگے

درد کے لمحے دوا ہونے لگے
ہم سزا وارِ عطا ہونے لگے

نغمے تاروں کے یہاں خاموش ہیں
رنگ پھولوں سے جدا ہونے لگے

کل ہمارا خوبصورت عہد تھا
دیکھنا ہم کیا سے کیا ہونے لگے

Marfat.com

ہر جگہ نمرود آتے ہیں نظر
کیا سبھی پتھر خدا ہونے لگے

اب سنورنے کا زمانہ آ گیا
آئینے سے آشنا ہونے لگے

اے خدا ایسی ہو تاثیرِ زباں
ہر دعا ردِّ بلا ہونے لگے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

ذائقہ لب پہ عجب حرفِ دعا نے رکھا
خوب مصروف مجھے میرے خدا نے رکھا

دائرے میں ہی کٹی عمر کہ رستہ نہ ملا
مجھ کو اُلجھن میں ہی نقشِ کفِ پا نے رکھا

ہر گھڑی میری نظر اپنی زمیں پر ہی رہی
گرچہ پرواز میں مصروف ہوا نے رکھا

اک مری فکر بنی عقدہ کشا آخرِ کار
جب پریشان مجھے میری صدا نے رکھا

Marfat.com

خلعتِ غیر مرے جسم پہ سجتی ہی نہیں
میرا اعزاز فقط میری قبا نے رکھا

چشمۂ آبِ بقا ڈھونڈنے والے سن لے
نقش محفوظ فقط ریگِ فنا نے رکھا

میں کسی دستِ سخاوت کا طلبگار نہیں
دربدر مجھ کو فقط میری انا نے رکھا

☆......☆☆......☆

Marfat.com

صبح سے میں بھی خائف ہوں اب آؤ رات شمار کریں
چاند ستارے جگنو کب تک سورج زیرِ بار کریں

دریا کے اُس پار ہے کیا کچھ، یہ تو بعد کی باتیں ہیں
یہ دریا جو برف زدہ ہے اس دریا کو پار کریں

فرزانوں کی اس بستی میں ایک تماشہ اور سہی
جس نے خود کو پہچانا ہے آؤ اُسے سنگسار کریں

رستے مشکل بھی ہوتے ہیں راہیں کھوٹی بھی ہوتی ہیں
جو لے جائے اپنے گھر تک وہ رستہ ہموار کریں

Marfat.com

گلشن گلشن پھول کھلے ہیں ان کا بھی پیغام سنیں
خوشبو مٹی میں ہوتی ہے اس کا بھی اقرار کریں

عمر کے اس حصے میں آ کر کیا بتلائیں کیا دیکھا
باتیں بھی کچھ کر ہی لیں گے سانس ذرا ہموار کریں

میرے اندر کی تاریکی کس مشکل میں ڈال گئی
وانی اس کا کھوج لگائیں یا اپنا انکار کریں

☆......☆☆......☆

Marfat.com

اسے ہر پیش و پس سے دُور رکھا
کہ دل میں نے ہوس سے دور رکھا

اُسے خطرہ تھا اپنے آسماں کا
ہماری دسترس سے دور رکھا

مگر صیاد کتنا مہرباں ہے
نظاروں کو قفس سے دور رکھا

یہ میرِ کارواں کو کیا ہوا ہے
صداؤں کو جرس سے دور رکھا

Marfat.com

فقط اک سانس میری زندگی ہے
اُسے بھی میرے بس سے دور رکھا

بلاتی ہے زمیں آغوش اُس کو
جسے خاشاک و خس سے دور رکھا

کہاں تقویم دنیا کی مکمل
ہر اک لمحہ برس سے دور رکھا

☆......☆☆......☆

Marfat.com

میں اُس کی جستجو میں سوچتا ہوں
نہ جانے دُور کتنا آ گیا ہوں

ہر اک سے صلح کرنی پڑ رہی ہے
خود اپنے آپ سے جنگ آزما ہوں

لبوں سے پیاس کا رشتہ نہ ٹوٹے
ترے در تک تو ساقی آ گیا ہوں

محبت کیا ہے اور کیوں ہے ضروری
میں اس نکتے پہ اکثر سوچتا ہوں

Marfat.com

نظر آتا نہیں جب اپنا چہرہ
تو پھر کیا آئینوں میں ڈھونڈتا ہوں

مجھے معلوم ہے تیری حقیقت
میں اپنی ذات پر افشا ہوا ہوں

نئی دنیا سے ڈر لگتا ہے مجھ کو
پرانے راستوں پر چل رہا ہوں

☆......☆☆......☆

Marfat.com

ہاں وہی نقشِ وفا ، نقشِ فضیلت ہوں میں
آج دنیا کے لیے وجہِ قیامت ہوں میں

آخرش اُٹھ نہ سکا بارِ امانت مجھ سے
جا بجا لکھا ہوا حرفِ ندامت ہوں میں

اپنی ہی ذات کی دلدل سے نہ نکلا اب تک
آج تک طے نہ ہوئی ایسی مسافت ہوں میں

کوئی بھی سن نہ سکا ایسا فسانہ میں ہوں
کوئی بھی کہہ نہ سکا ایسی حکایت ہوں میں

Marfat.com

طے بھلا کیسے کروں زیست کا پُر خار سفر
اُس کو بھی مجھ سے گلا جس کی رفاقت ہوں میں

میری نادیدہ خیالوں پہ حکومت تھی کبھی
آج الفاظ میں اُلجھی ہوئی لکنت ہوں میں

میں نے اُلفت کے تصور کو بدل ڈالا ہے
عہدِ حاضر میں فقط ایک مصیبت ہوں میں

☆......☆☆......☆

Marfat.com

لب پہ ایسا سوال کیوں آیا
ہجرتوں پر ملال کیوں آیا

ہم سے روشن عروج کا سورج
پھر یہ ہم پر زوال کیوں آیا

طرزِ احساس کیوں ہوا تبدیل
لمحہء احتمال کیوں آیا

آج تک جو حجاب ہی میں ہے
ہم کو اُس کا خیال کیوں آیا

Marfat.com

آج اپنے ہی گھر سے لوگوں کو
واپسی کا خیال کیوں آیا

ہم سے بنجر ضمیر لوگوں پر
خیمۂ برشگال کیوں آیا

وادیٔ ہجر کیا تمام ہوئی؟
صبرؔ شہرِ وصال کیوں آیا

☆......☆☆......☆

Marfat.com

روایتوں کا قلم سے ہے واسطہ اب تک
دیا کسی سے غزل کا نہ بجھ سکا اب تک

یہ روشنی جو میرے ساتھ ساتھ رہتی ہے
یہی ہے تیری محبت تری عطا اب تک

اسی لیے تو نبھی جا رہی ہے دنیا سے
کہ درمیاں ہمارے ہے فاصلہ اب تک

کبھی جہاں کو کبھی خود کو دیکھ لیتا ہوں
ہے میرے پیشِ نظر ایک آئینہ اب تک

Marfat.com

ہر اک کو چاند سے رغبت ہے روشنی سے نہیں
کوئی فلک سے ستارے نہ لا سکا اب تک

ہم اپنے عہد کے مہجور بھی مہاجر بھی
بس ایک در کہ ہمارے لئے ہے وا اب تک

یہ کس کی یاد دلوں میں نکھار لائی ہے
یہ کیسے عہدِ خزاں میں ہے گل کھلا اب تک

☆......☆☆......☆

Marfat.com

عیب ہی آئے نظر جتنے ہُنر ہم کو ملے
کیسے کیسے طعنے تشنے عمر بھر ہم کو ملے

اب یہاں آتی نہیں کوئی خبر کیسی بھی ہو
کس قدر غم خوار یہ دیوار و در ہم کو ملے

اُس سے پوچھیں یہ ہمارے عہد کی صورت ہے کیا
کوئی صورت آئینہ آثار گر ہم کو ملے

سن رہے ہیں غور سے ہم وقت کی آواز کو
شاید اس میں کوئی لفظِ معتبر ہم کو ملے

Marfat.com

حسن کے اسرار پھر اُس پر ہوں کیسے منکشف
دیدہ ور ہی جب گرفتارِ نظر ہم کو ملے

دائروں میں ہی کٹی جبکہ ہماری زندگی
سوچنا کیا! تیری جانب کیوں سفر ہم کو ملے

لفظ بوسے بن کے اُتریں صبرؔ ان کو چوم لیں
احترامِ لفظ کی دولت اگر ہم کو ملے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

میں خود سے دور ہوتا جا رہا ہوں
بہت مجبور ہوتا جا رہا ہوں

تمہارا قرب ہے خود کو مٹانا
لہذا دور ہوتا جا رہا ہوں

بہت ظاہر کیا تھا میں نے خود کو
مگر مستور ہوتا جا رہا ہوں

غموں سے دوستی ایسی نباہی
کہ اب مسرور ہوتا جا رہا ہوں

Marfat.com

شریکِ دل ہزاروں حسرتیں ہیں
غموں سے چور ہوتا جا رہا ہوں

تجلّی کا کوئی لمحہ ادھر بھی
کہ میں اب طور ہوتا جا رہا ہوں

ترے اسمِ گرامی کی بدولت
مجسم نور ہوتا جا رہا ہوں

☆......☆☆......☆

Marfat.com

ہم کو در در کی گدائی دی ہے
اور ہر چیز پرائی دی ہے

آئینہ دیکھ رہا تھا لیکن
اُس کی تصویر دکھائی دی ہے

میری دنیا کو کیا ہے برباد
اپنی دنیا کی رسائی دی ہے

لذتِ وصل مجھے خواب ہوئی
اُس نے یہ کیسی جدائی دی ہے

Marfat.com

مجھ کو پر کاٹ کے آزاد کیا
مہرباں کیسی رہائی دی ہے

گھپ اندھیرے میں چمک بجلی کی
اور اک راہ دکھائی دی ہے

لفظ نے صبؔر کیا مجھ کو اسیر
غمِ دنیا سے رہائی دی ہے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

راہ سنسان ہو گئی ہو گی
آنکھ ویران ہو گئی ہو گی

پھول مرجھا گئے مگر خوشبو
زیبِ گلدان ہو گئی ہو گی

سچ کا اظہار کرنے والوں پر
بات آسان ہو گئی ہو گی

حرفِ الزام سن لیا ہو گا
بات بہتان ہو گئی ہو گی

Marfat.com

شہر کے سمت جا رہے ہیں لوگ
بستی ویران ہو گئی ہو گی

ڈھونڈتے ڈھونڈتے سکونِ دل
جان ہلکان ہو گئی ہو گی

جبر پر صبر کرتے رہنا ہی
اپنی پہچان ہو گئی ہو گی

☆......☆☆......☆

Marfat.com

ایک قصہ ان کہا ، دیوار و در میں رہ گیا
میرے ہونے کا تماشا تھا کھنڈر میں رہ گیا

خواہشوں سے مختلف ہی دیکھنا ہم کو پڑا
دیکھنا چاہا تھا جو ہم نے سفر میں رہ گیا

اک نہ اک خامی کہیں تصویر میں باقی رہی
جانے کیسا نقص یہ دستِ ہنر میں رہ گیا

گاؤں والوں سے کبھی پوچھو تو اس کی داستاں
چھاؤں کیونکر بٹ گئی اب کیا شجر میں رہ گیا

Marfat.com

کیا بہاروں کا قصیدہ کیا خزاں کا مرثیہ
آس اور اُمید کا لکھا شجر میں رہ گیا

اب دعاؤں کے بھروسے پر چلا جاتا ہوں میں
جو بھی تھا زادِ سفر میرا وہ گھر میں رہ گیا

آج بھی محسوس کرتا ہوں بہاروں کی مہک
اک فسانہ نامکمل چشمِ تر میں رہ گیا

☆......☆☆......☆

Marfat.com

جھکائے سر کو ندامت سے ہم نہیں آئے
جو سرخ رو بھی عدالت سے ہم نہیں آئے

ہم آئے ہیں نئے وجدان کے حوالوں سے
کسی بھی بابِ سماعت سے ہم نہیں آئے

خلاف رنگِ طبیعت کے زندگی گزری
اگرچہ شرطِ اقامت سے ہم نہیں آئے

سہولتیں تھیں میسر مگر نہ جانے کیوں
کہ باز عزمِ بغاوت سے ہم نہیں آئے

Marfat.com

ہزار طرح کے الزام لے کے آئے ہیں
کسی بھی حرفِ عنایت سے ہم نہیں آئے

مٹایا نقشِ فضیلت کو اپنے ہاتھوں سے
گزر کے شہر ملامت سے ہم نہیں آئے

یہ اور بات تغافل کی نذر ہیں ہم لوگ
اگرچہ دور بصارت سے ہم نہیں آئے

ہم اہلِ درد ہیں دل کے حضور آئے ہیں
کسی کے جبر سے طاقت سے ہم نہیں آئے

☆......☆......☆

Marfat.com

خود سے ہم کچھ سوال کیا کرتے
طے یہ کارِ محال کیا کرتے

ہم اندھیروں سے ہو گئے مانوس
روشنی کا خیال کیا کرتے

اُس کی مرضی پہ مطمئن ہیں ہم
رنج کیسا، ملال کیا کرتے

خامشی بھی ہے اب تو رسوائی
پر کسی سے سوال کیا کرتے

Marfat.com

دوستوں سے چھپا لیا چہرہ
ان سے ہم عرضِ حال کیا کرتے

صبح اُس کی ہے شام بھی اُس کی
یہ عروج و زوال کیا کرتے

دل شکستہ ہوا، عزیز ہوا
اور ہم دیکھ بھال کیا کرتے

درد بھی صبر بھی عطا اُس کی
زخم کا اندمال کیا کرتے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

سخن سناتا ہوں لب پر گلاب رکھتا ہوں
ہزار طرح کے دل پر عذاب رکھتا ہوں

ہزار طرح کی بے وقعتی کو دیکھا ہے
میں بے کلاہ سہی پھر بھی آب رکھتا ہوں

میں اہلِ بزم پہ اُتنا ہی آشکار ہوا
خود اپنے آپ سے جتنا حجاب رکھتا ہوں

نظر اُٹھا کے مری سمت ایک بار تو دیکھ
میں تیرے برقِ تبسم کی تاب رکھتا ہوں

Marfat.com

تری نگاہ نے جتنے سوال مجھ سے کیے
لبِ خموش میں اُن کے جواب رکھتا ہوں

میں دیکھ لیتا ہوں ہر روز دل کا آئینہ
یوں اپنے فردِ عمل کا حساب رکھتا ہوں

رہے یہ سلسلۂ انوار تا ابد قائم
میں ماہتاب ہوں اک آفتاب رکھتا ہوں

☆......☆☆......☆

Marfat.com

زندگی سے کٹ کر بھی زندگی گزاری ہے
کیسی انکساری ہے کیسی وضعداری ہے

جسم پر ہوا کا بھی لمس اب تو بھاری ہے
سانس لینی مشکل ہے کیسی برفباری ہے

رات بھر ستاروں نے حوصلہ دیا مجھ کو
رات کتنی بوجھل تھی، صبح کتنی پیاری ہے

اُس نے نرم لہجے میں بات کی سلیقے سے
بات اک ذرا سی تھی پھر بھی زخم کاری ہے

Marfat.com

فتح کا نشان اُس کا دیکھنے کے قابل ہے
جیسے ساری دنیا میں اک وہی شکاری ہے

دوستوں کے دُکھ سارے مجھ کو اپنے لگتے ہیں
میں نے کب سہولت سے زندگی گزاری ہے

جانے بات کیسی ہے پر یہ اک حقیقت ہے
دوستوں سے بچتے ہیں دشمنوں سے یاری ہے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

خوشحالی

جب یہاں پانی نہ تھا
دونوں کنارے ایک تھے
اور
جب پانی ملا
تو فاصلے بڑھتے گئے

☆......☆

پنج سالہ منصوبہ

جوتے پالش کرنے والا
سوچ رہا ہے
میری قسمت کب چمکے گی

☆......☆

Marfat.com

مذمت

ظلمت کو کوسنے سے
کچھ فائدہ نہ ہوگا
آؤ
دیا جلائیں

☆......☆

صاف پانی کی مچھلی

وہ بھلا
ذکر کس سے کرے
زندہ کیسے رہے
جل...... جسے سارا ہی گندہ ملے

☆......☆

Marfat.com

اعتراف

ہم نے اپنے چہرے کو
آپ ہی بگاڑا ہے
آئینے سے کیا شکوہ
آئینہ تو سچا ہے

☆......☆

سنہری مچھلی

رنگ تو میرا سنہرا ہے
مگر......میرا بدن
سارے پانی کو سنہرا تو نہیں کر سکتا

☆......☆

Marfat.com

غفلت

میں نے اپنے دشمن کو
اس طرح نہیں دیکھا
جس طرح سے دشمن کو
دیکھنا ضروری تھا

اور اُس کی باتوں کو
اس طرح نہیں سوچا
جس طرح سے باتوں کو
سوچنا ضروری تھا

☆......☆

Marfat.com

ملکیت

جس طرح سے کوئی شے
صرف جاننے ہی سے
ملکیت نہیں بنتی
اس طرح سے میرا دل
جانتا ہے خوشیوں کو

☆......☆

تخریب کار

اشکبار آنکھوں سے
اپنے گھر کے آنگن میں
کچھ جلے لباسوں کو
کر رہا ہوں میں یکجا
جو لباس بچوں نے
عید پر پہننے تھے

☆......☆

Marfat.com

حل

خود سے بات کرنے کا
وقت ہی نہیں ملتا
اس لیے مسائل کا
حل کبھی نہیں ملتا

☆......☆

یاد

گاہے گاہے رات
فلک پر
دیپ جلا کر تاروں کے
سورج کو کرتی ہے یاد

☆......☆

Marfat.com

؟؟؟

بات اب فراست کی
ہلکے پھلکے لہجے میں
لوگ کیوں نہیں سنتے

☆......☆

انتظار

میں اپنی پہچان کھو چکا ہوں
کوئی تو آئے......جو
نام مجھ کو مرا بتائے

☆......☆

مداخلت

چاہے پٹ نہ کھول
پھر بھی آئے گی
ترے کمرے میں
بارش کی ٹھنڈک
برکھا کی آواز

☆......☆

Marfat.com

ریفلیکشن (Reflection)

دھوپ کھلی ہے
آج بڑی مدت کے بعد
میں بھی...... گھر کی چھت پر جا کر
لے کر اپنے دل کا شیشہ
لوگوں پر لشکارا ڈالوں

☆......☆

آزادیٔ تحریر و تقریر

بات وہ سن بھی لی
جو کہی نہ گئی
لفظ وہ پڑھ لیے
جو لکھے نہ گئے

☆......☆

Marfat.com

پناہ گاہ

روح اک جزیرا ہے
جسم کے سمندر میں
تم نے کیا یہ سوچا ہے؟

☆......☆

کب تک

اچھی باتیں، اچھے چہرے
کب تک یاد رکھوں
خود کو دھوکا دوں

☆......☆

پرواز

آسماں پہ اُڑتے ہیں
ایسے بات کرتے ہیں
جیسے اک پرندہ ہوں

☆......☆

Marfat.com

خوشبو ہلکی ہوتی ہے

اُس کی یادوں کی خوشبو
دل میں جب بھی آتی ہے
دُور تھکن ہو جاتی ہے

☆......☆

آلودگی (Polution)

فضا میں چمنیوں سے جب دھواں سا پھیل جاتا ہے
پرندے رُوٹھ جاتے ہیں
پرندے رُوٹھ جائیں گر
سندیسہ کون لائے گا
بہاریں کیسے آئیں گی
یہ موسم کیسے بدلے گا

☆......☆

Marfat.com

تذبذب

ایک حسرت ہے تہ نشیں دل میں
ہے نظر میں گمان کی وادی
اور اک خانۂ یقیں دل میں

☆......☆

قصہ جاگتی آنکھوں کا

خواب کیوں نہیں آتے
خوابگاہ سلامت ہے
اور......جاگتی آنکھیں!

☆......☆

پچھتاوا

اور ہی نظاروں میں
گم ہوئی ہے بینائی
آسماں سے کیا شکوہ
آسماں تو روشن ہے

☆......☆

Marfat.com

سہ حرفیاں

سہ حرفی سی ہے
اُس کی شکل مجھے
اچھی لگتی ہے

☆

باہر بارش تھی
میری کمرے میں
آنکھیں بھیگ گئیں

☆

پڑھتا رہتا ہوں
اپنا آپ سمجھنے کو
لکھتا رہتا ہوں

☆

بیتی راتوں کو
کیسے دوں ترتیب
اُلجھی باتوں کو

☆

Marfat.com

سچ لکھنا تو مشکل ہے
جھوٹ بھی نہیں لکھا
میں خاموش رہا

☆

یہ زہر نہیں چکھا
کڑوا ہوتا ہے
سچ حرف نہیں لکھا

☆

کیا کیا سوچا تھا
گھر کے آنگن میں
کیا کیا دیکھا ہے

☆

پَل پَل گنتے رات
درد سمندر میں
آخر گھل گئی ذات

☆

Marfat.com

اک تیرے رویے نے
میں چٹان جیسا تھا
کر دیا ہے مجھ کو موم

☆

اپنے گھر آنگن
کھلتے دیکھے ہیں
پیلے زرد گلاب

☆

اب تک دُکھتی ہیں
آنکھوں میں کیا ہے
اک سپنا یا دھول

☆

بچوں کو پڑھاؤں بھی
باتوں باتوں میں
اپنا سبق دہراؤں بھی

☆

Marfat.com

آسیب تھے کیسے کیسے ڈر کے
نکلا جو دن تو سو گئے ہم
جاگے ہوئے تھے رات بھر کے

تم سمندر سے پیار کرتے ہو
اور قطروں سے تم کو نفرت ہے
وچتا ہوں کہ کیا کہوں تم سے

میری عمر کا حاصل
اک بھنور خیالوں کا
اور دُور اک ساحل

صرف بجلی چمکتی رہتی ہے
صرف بادل گرجتا رہتا ہے
اور بارش، سو ہم سے رُوٹھ گئی

☆......☆☆......☆

Marfat.com

نذرِ کشمیر (ماہیے)

کہتے ہوئے ڈر لاگے
پیاس بجھا میری
بہتے ہوئے دریا سے

☆

ہم سینہ فگاروں کا
جنت نہیں دوزخ ہے
کشمیر چناروں کا

☆

اک ظلم کی بستی پر
کشمیر گواہی دے
انسان کی پستی پر

☆

بس اتنی کہانی ہے
جلتی ہے بہاروں میں
کشمیر کی رانی ہے

☆

یہ زہر تو پینا ہے
جو عہد نہیں اپنا
اس عہد میں جینا ہے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

سیدنا بلال حبشیؓ

مجھے جب اُس کا خیال آئے
تو اس کی لکنت بھی یاد آئے
ٹھہر ٹھہر کے ادائیگی تھی
چہار جانب وہ نغمگی تھی
کہ لفظ خوشبو سے کھلتے جائیں
زمیں، زمانے مہکتے جائیں
اذان اُس کی وجودِ صحرا میں
ایک کھلتا گلاب جیسے
جو زندگی کو نوید بخشے
زمین پر آفتاب جیسے
ہے نام اُس کا گلِ اطاعت
اُسی سے ہے عزمِ استقامت
ملی ہو جس کو رفاقت اُس کی
محبت اُس کی عنایت اُس کی
وہ ہم سے افضل وہ ہم سے بہتر
سلام اُس پر سلام اُس پر

☆......☆☆......☆

Marfat.com

نشانہ لے کے چلا تیر اور کمان کو دیکھ
شکار جس پہ ہے موجود اُس چٹان کو دیکھ

سمندروں کے سفر کے بھی کچھ تقاضے ہیں
ہوا کے رُخ کو سمجھ اور بادبان کو دیکھ

کئے ہوئے ہے تری آنکھ ہی تجھے مستور
ترا ظہور ہے ہر جا ذرا جہان کو دیکھ

نہ پاسباں ہے نہ دیوار روکنے کے لیے
خدا کا گھر نہیں دیکھا تو اس مکان کو دیکھ

تجھے بھی رشتۂ ارض و سما سمجھ آئے
زمیں سے ہوتے ہم آغوش آسمان کو دیکھ

یہ روشنی ہے سحر کی یہ ہے کرم اُس کا
دعائے نیم شبی کی ذرا اُڑان کو دیکھ

☆......☆☆......☆

Marfat.com

خزاں کا روپ لئے موسم بہار میں ہیں
لٹے ہوئے کسی چہرے کے اعتبار میں ہیں

حروف بکھرے ہوئے ہیں سماعتیں موقوف
طلوعِ صبحِ غزل ہی کے انتظار میں ہیں

وہ کیسی صبح تھی جب ہم سفر پہ نکلے تھے
سو آج شامِ تمنا کے مرگ زار میں ہیں

ہمارے عشق نے زنجیر ہم کو پہنائی
یہ واقعہ ہے کہ ہم حسن کے حصار میں ہیں

سمجھ میں آ نہیں سکتے ہمارے نقش و نگار
کہ سنگ میں ہیں کبھی ہم کبھی شرار میں ہیں

کہاں سے لائیں نئے عہد کی نئی تعبیر
گرفتِ خواب میں ہیں اور اُسی خمار میں ہیں

☆......☆☆......☆

Marfat.com

کچھ کچھ یاد آتا ہے ہم بھی اُس کوچے میں ٹھہرے تھے
جس کا نام جوانی ہی تھا جس کے رنگ سنہرے تھے

اُس کی ناز ادائیں ساری قتل کریں بدنام کریں
ایک زمانہ اُس کا واقف اک ہم ہی بے بہرے تھے

ہم نے بھی کچھ سپنے دیکھے پر تعبیر تلاش نہ کی
خواب بھری آنکھوں پر یارو گہری نیند کے پہرے تھے

ساحل جانب آتی لہروں کی تحریریں کیا پڑھتے ہم
چاروں اور کھلے سمندر ساکت تھے اور گہرے تھے

ہم نے بھی غواصی کی کچھ ہیرے کنکر لے آئے
سوچ سمندر پر دنیا کے کیسے کیسے پہرے تھے

آخر دنیا مان گئی کہ ہم نے سب کچھ ٹھیک کیا
گردش میں تھا ایک زمانہ ہم جس موڑ پہ ٹھہرے تھے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

بس اک ثواب کی خاطر بڑے عذاب سہے
مگر وہ آنکھ کا دریا جو غم کے ساتھ بہے

نہ جانے کون سی ہے اس میں مصلحت شامل
ہماری جان کا دشمن، ہمارے ساتھ رہے

یہاں تو لوگ سبھی سایے کی تلاش میں ہیں
کوئی تو ہو جو اُسے دھوپ چھوڑنے کو کہے

ہمیں تو حسنِ سر راہ نے کیا زنجیر
فسانہ منزلِ نایافت کا کوئی تو لکھے

زمانہ لاکھ ہمیں قید میں رکھے لیکن
دریچہ یاد کا اُس کی مگر کھلا ہی رہے

کہ ہم اسیرِ تضادات ہی رہے واثقؔ
یہ دل کچھ اور کہے ہے زمانہ اور کہے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

سفر میں بھی سفر کی خواہشیں ہیں
مجھے یہ کیسی خود سے رنجشیں ہیں

سکوں کا لفظ متروکِ لُغت ہے
مقدر میں سبھی کے گردشیں ہیں

نہ جانے گھر سے باہر کیا کشش ہے
اگرچہ گھر میں سب آرائشیں ہیں

یہ آنکھوں میں نمی کیوں آ گئی ہے
یہ دل صحرا پہ کیسی بارشیں ہیں

میں خود سے کیوں اُلجھتا جا رہا ہوں
مرے اندر یہ کیسی شورشیں ہیں

مقدر کا ستارا ڈھونڈتے ہو!
تمہاری خواہشیں ہیں کوششیں ہیں

☆......☆☆......☆

Marfat.com

ذو معنی اشارہ بھی ترے پیار میں دیکھا
اقرار کا پہلو اُسی انکار میں دیکھا

کیا رنگ تھے لفظوں میں بسائے ہوئے خوشبو
ایسا کہاں لہجہ کسی گفتار میں دیکھا

یوسف تھے کئی کوئی خریدار نہیں تھا
اک طرفہ تماشہ ترے بازار میں دیکھا

اک نیند کا منظر تھا نگاہوں میں سبھی کے
اک خوابِ عجب دیدۂ بیدار میں دیکھا

کیا دن کے اُجالوں کی خبر آئے گی ہم تک
روزن سا کوئی ہم نے بھی دیوار میں دیکھا

اک کربِ مسلسل تھی مری خامشی مجھ پر
کس درجہ سکوں جراُتِ اظہار میں دیکھا

Marfat.com

ساحل کبھی دیکھا، کبھی منجدھار کو دیکھا
لہروں سے اُلجھتے کبھی پتوار کو دیکھا

اب دل میں نہ اُمید نہ آنکھوں ہی میں آنسو
ہم جیسا جہاں میں کسی نادار کو دیکھا

سورج سے توقع ہے نہ بادل سے غرض ہے
ہم جیسوں نے کب سایۂ دیوار کو دیکھا

حیرت ہے کہ حسرت ہے حقیقت کہ فسانہ
کیا تم نے کسی چشمِ طرحدار کو دیکھا

سایے کو بھی حسرت کہ مسافر کوئی ٹھہرے
دیوار نے بھی سایۂ دیوار کو دیکھا

جو ہجر کی قیمت بھی ادا کر نہیں سکتا
اُس وصل کی خواہش کے خریدار کو دیکھا

☆......☆☆......☆

Marfat.com

جو لفظ کر دیئے باہم تمام اچھے تھے
اگرچہ رنگ تھے مدھم تمام اچھے تھے

بس ایک بار فضا میں وہ زُلف لہرائی
پھر اُس کے بعد کے موسم تمام اچھے تھے

یہ اور بات کہ آنکھیں کسی کی نم نہ ہوئیں
تری جدائی میں ماتم تمام اچھے تھے

یہ کیا ہوا کہ ترا غم نہ کر سکے برداشت
وگرنہ درد کے موسم تمام اچھے تھے

نصیب میں ہی نہیں تھا شفا کہاں ہوتی
ہمارے زخم کے مرہم تمام اچھے تھے

کوئی نہ لایا سندیسہ بہار کا اب تک
وگرنہ ہاتھوں میں پرچم تمام اچھے تھے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

ابھی کچھ اور اُنہیں بننا اور سنورنا ہے
پھر اُس کے بعد قیامت کو ہی گزرنا ہے

زمیں نے جس کو ستارہ کبھی بنایا تھا
اب آسمانوں پہ اُس کو تلاش کرنا ہے

کبھی میں اپنے تعاقب میں گھر سے نکلا تھا
اب اس خیال میں اس عمر نے گزرنا ہے

سجائے رکھتا ہوں آنسوؤں کو آنکھوں میں
کہ آبگینوں میں اک عکس نے اُترنا ہے

یہ اہتمام یہ آرائشیں ہیں پھر کیونکر
سنورنے والی ہر اک چیز کو بکھرنا ہے

میں اُس کے گھر کے نہایت قریب بیٹھا ہوں
کبھی تو اُس کو اسی راہ سے گزرنا ہے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

پھر وہی شام اور تنہائی
المدد اے مری شکیبائی

جانتا ہوں اسی لیے چپ ہوں
میری فریاد ، میری رُسوائی

اُس کے معنی تلاش کرتا ہوں
ایک آواز دور سے آئی

ایسے پتوں کی کیا رہی وقعت
ایک آندھی جنہیں اُڑا لائی

کچھ نہ کچھ تو سمجھ میں آئے گا
حرف سے کیجئے شناسائی

درد کو اپنے بس میں ہی رکھا
چل رہی تھی اگرچہ پروائی

☆......☆☆......☆

Marfat.com

یہ لوگ کیا ہیں، جنہیں روز دیکھا کرتا ہوں
میں خود سے دور نکل کر تماشا کرتا ہوں

خود اپنی ذات کو اس طرح تنہا کرتا ہوں
ہر آئینے میں ترا عکس دیکھا کرتا ہوں

بدن پہ جس نے مرے دھوپ تان رکھی ہے
میں اپنے جسم کا اُس پر بھی سایا کرتا ہوں

کہاں ہے چاند جو نکلے تو روشنی بخشے
بہ چشمِ نم میں ستاروں سے اُلجھا کرتا ہوں

مجھے بھی خواب کی صورت بکھر ہی جانا ہے
کہ چلتے پھرتے یہی خواب دیکھا کرتا ہوں

جو مرے پاس ہے اُس کا تو اعتبار نہیں
جو ترے ہاتھ ہے اُس پر بھروسا کرتا ہوں

☆......☆☆......☆

Marfat.com

وہ میری نیندوں میں بس ایک خواب جیسا ہے
کہ آسماں کی طرح اک حجاب جیسا ہے

بہت پڑھی ہیں کتابیں سو اُس کو بھی پڑھ لیں
سنا ہے اُس کا بھی چہرہ کتاب جیسا ہے

وہ روشنی ہے کہ خوشبو ہے کچھ نہیں معلوم
گلاب رنگ ہے یا ماہتاب جیسا ہے

یہ میری آنکھوں میں ٹھہرا ہوا حسیں منظر
کہ ایک شہر کوئی زیرِ آب جیسا ہے

مجھے بھی رقص کی عادت ہے اس زمیں کی طرح
وہ رُوبرو ہے مرے آفتاب جیسا ہے

کبھی کبھی مجھے اے صبؔر یہ ہوا محسوس
کتابِ غم میں وہ خوشیوں کے باب جیسا ہے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

حیراں ہیں ترے شہر میں راحت کے طلبگار
دیوار کہاں اور کہاں سایۂ دیوار

چہروں پہ تردد کے بھی آثار نہیں ہیں
آواز سے انکار نہ حالات سے انکار

اک ٹھیس تھی قیمت سو ہمیں آج ملی ہے
شیشے میں سنبھالا تھا کبھی ذات کا پندار

کچھ اہلِ نظر دیکھ کے حیران بہت ہیں
یہ رقصِ جنوں اور تری شوخیٔ رفتار

کچھ اور ہی سودا مرے سر میں ہے سمایا
سجتی ہی نہیں اب تو کسی طرح کی دستار

پابندِ سلاسل ہو تو اک رقص ہے آواز
نغموں میں بھی ڈھل جاتی ہے زنجیر کی جھنکار

☆......☆☆......☆

Marfat.com

غزل کہنے میں مشکل ہو رہی ہے
تری تصویر حائل ہو رہی ہے

یہ کیوں حیرت مقابل ہو رہی ہے
حریفِ دیدۂ و دل ہو رہی ہے

تمہاری چشم و ابرو کی اشارت
نشانِ راہ و منزل ہو رہی ہے

بھنور کے ساتھ ہی جو رقص میں تھی
وہ کشتی غرقِ ساحل ہو رہی ہے

ہوا کیا ہے تری چشمِ کرم کو
کہ میرے غم سے غافل ہو رہی ہے

مری فریاد میں اے ہجر کی شب
ضیا کیسی یہ شامل ہو رہی ہے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

غزل کے پردے میں کچھ خود سے گفتگو کر لیں
گریباں چاک ہوا کوششِ رفو کر لیں

بس اک اُمید ہے شاید کہ بات بن جائے
جو اشک باقی ہیں ان کو اگر لہو کر لیں

یہ کس تلاش میں کعبہ کی سمت جاتے ہیں
جو ہو سکے تو کبھی اپنی جستجو کر لیں

کسی طرح سے گھٹے ہجر کی یہ تاریکی
خیالِ دوست کی شمع کو روبرو کر لیں

ہماری جان کے دشمن ہیں وہ ہمیں تسلیم
نظر ملا کے کبھی ہم سے گفتگو کر لیں

پھر اُس کے بعد بتانا کہ روشنی کیا ہے
چراغِ جاں کو ذرا اُس کے رُوبرو کر لیں

☆......☆☆......☆

Marfat.com

مری تشنگی کا آخر کوئی سدِّ باب آئے
کسی حلقۂ سخن میں کوئی حرفِ آب آئے

میں ہوں نیند سے گریزاں مرا جاگنا پریشاں
جسے کر سکوں میں حاصل کوئی ایسا خواب آئے

کوئی روشنی جہاں میں مگر مستقل نہیں تھی
کئی آفتاب اُبھرے کئی ماہتاب آئے

جسے میں گلاب سمجھوں جسے سب گلاب جانیں
سرِ شاخسارِ ہستی کبھی وہ گلاب آئے

جو گھرے تھے بیچ دریا اُنہیں مل گیا ہے ساحل
وہ جو ساحلوں پہ ٹھہرے وہی زیرِ آب آئے

وہی لمس ہے ہوا کا وہی کیف ہے فضا میں
یہ نگاہ منتظر ہے کوئی بے حجاب آئے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

خوابوں کی تعبیر ہے مشکل کس نے انہیں تسخیر کیا
کس نے ہوا میں گرہ لگائی پانی کو زنجیر کیا

پھولوں جیسا ایک تبسم اپنے لبوں پر رقصاں ہے
ہم نے تو امروز کو اپنے ماضی سے زنجیر کیا

لاکھ خرابی سے ہم گزرے آج مگر اس سوچ میں ہیں
دیواریں ہی دیواریں ہیں، کیسا گھر تعمیر کیا

آڑی ترچھی چند لکیریں یا رنگوں سے کھیلا کھیل
کس نے یہاں احساس کو سمجھا کس نے انہیں تصویر کیا

کس نے نئے مفہوم تراشے! معنی بھی تبدیل کیے
ایک محبت لفظ تھا جس کو ہم نے بے توقیر کیا

پہلے پہل تو ہم لوگوں نے کیا کیا درد جگائے تھے
لفظ لکھے بے معنی نکلے نالہ بے تاثیر کیا

☆......☆☆......☆

Marfat.com

ہر چند زندگی مری وقفِ الم ہوئی
اس شہر سے تو میری محبت نہ کم ہوئی

دیوارِ ہجر ساتھ رہی میں جہاں گیا
زنجیرِ پا سے وصل کی خواہش نہ کم ہوئی

میں وہ اَنا پرست جسے سر عزیز ہے
گردن کسی کے سامنے میری نہ خم ہوئی

جو آبروئے شہرِ بہاراں تھی کیا کہیں
بادِ خزاں چلی تو وہ زیرِ قدم ہوئی

تعمیر ہو رہی ہیں نئی بستیاں مگر
سوچو کسی سے دشت کی وسعت نہ کم ہوئی

اک ذکرِ شب کا مجھ کو قرینہ نہ آ سکا
حالانکہ ساری عمر ہی نذرِ قلم ہوئی

☆......☆☆......☆

Marfat.com

نذرِ غالب

(وہی ہم ہیں قفس ہے اور ماتم بال و پر کا ہے)

تقاضا اب یہاں پرچم کا ہے اور نہ سر کا ہے
کہ اب تو مسئلہ دیوار و در کا اور گھر کا ہے

خزانے میں ہمارے فقر ہے اور بے نیازی ہے
اگرچہ شہر میں معیارِ انساں سیم و زر کا ہے

منازل طے کیے جاتے ہیں اُس کا ذکر ہے لب پر
اثاثہ اور بھروسہ بس اسی زادِ سفر کا ہے

کبھی دنیا تماشہ ہے کبھی ہم خود تماشہ ہیں
سو یہ محسوس ہوتا ہے تماشہ ہی نظر کا ہے

کسی دستِ ہنر کا لفظ و معنی سے تعلق کیا
یہ لب اعجاز تو احباب کے حسنِ نظر کا ہے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

میری تقدیر بدل جانے کی تدبیر کرے
وہ مری ڈھال بنے یا مجھے شمشیر کرے

امن کے شہر سے نکلے ہوئے مدت گزری
حالتِ جنگ میں ہوں کوئی مجھے تسخیر کرے

آرزوؤں کا قفس ساتھ لئے پھرتا ہوں
ہے کوئی صاحبِ دل جو مجھے زنجیر کرے

اک زمانہ ہے کہ درپے مری تخریب کے ہے
کاش میرا ہی زمانہ مری تعمیر کرے

اُس نے بھی روزِ ازل وعدہ لیا تھا ہم سے
وہ دعاؤں کی بھلا کیسے نہ توقیر کرے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

ایک زینہ اُتر رہا ہوں میں
یا بلندی پہ آ گیا ہوں میں
وصل کا ذکر اُس میں کیا ہو گا!
ہجر کا باب پڑھ رہا ہوں میں
ہر طرف جاگنے لگی آنکھیں
ایسا لگتا ہے سو گیا ہوں میں
اک پرندہ بھی آسماں میں نہیں
قید میں کیسی آ گیا ہوں میں
اجنبی لوگ اجنبی چہرے
دوست احباب ڈھونڈتا ہوں میں
روشنی گم ہوئی نہ جانے کہاں
دن ہے سورج کو ڈھونڈتا ہوں میں
چاند تارے بھی ہو گئے خاموش
جگنوؤ تم سے پوچھتا ہوں میں
جو نہ چاہا تھا دیکھتا ہوں وہ
جو نہ چاہا تھا لکھ رہا ہوں میں
اور کیا صبر مجھ کو لکھنا تھا
اپنا ہی نوحہ لکھ رہا ہوں میں

☆......☆☆......☆

Marfat.com

ہر اک کو اب یہاں اپنی پڑی ہے
مری تحریر بھی سہمی پڑی ہے

ہوا نے قید کر رکھا ہے سب کو
ہوا سے دوستی مہنگی پڑی ہے

محبت میں گرہ آنے نہ دینا
اگرچہ ڈور یہ اُلجھی پڑی ہے

غزل کے سائباں میں آن بیٹھو
کہ باہر دھوپ کی زردی پڑی ہے

انہیں معلوم ہے منزل کا رستہ
مگر رستے میں مجبوری پڑی ہے

محبت کا صحیفہ اک اُجالا
مگر یہ روشنی مہنگی پڑی ہے

Marfat.com

ذرا دیکھو تو چل کے گھر سے باہر
کہیں رستے میں ہی پونجی پڑی ہے

سمندر سے عداوت کا نتیجہ
ہر اک بدلی یہاں پیاسی پڑی ہے

چمن کا حال ہم سے پوچھنا کیا
ہر اک سُو داستاں بکھری پڑی ہے

مکینوں کو نہ جانے کیا ہوا ہے
حویلی آج کیوں سونی پڑی ہے

کھویا ہے نہ کوئی ہے مسافر
کنارے پر مگر کشتی پڑی ہے

لگے ہیں زخم شیشے کے بدن پر
کوئی تصویر تھی ٹوٹی پڑی ہے

حرارت زندگی تھی موت ہے اب
بلا کی اس دفعہ گرمی پڑی ہے

☆......☆☆......☆

Marfat.com

Marfat.com

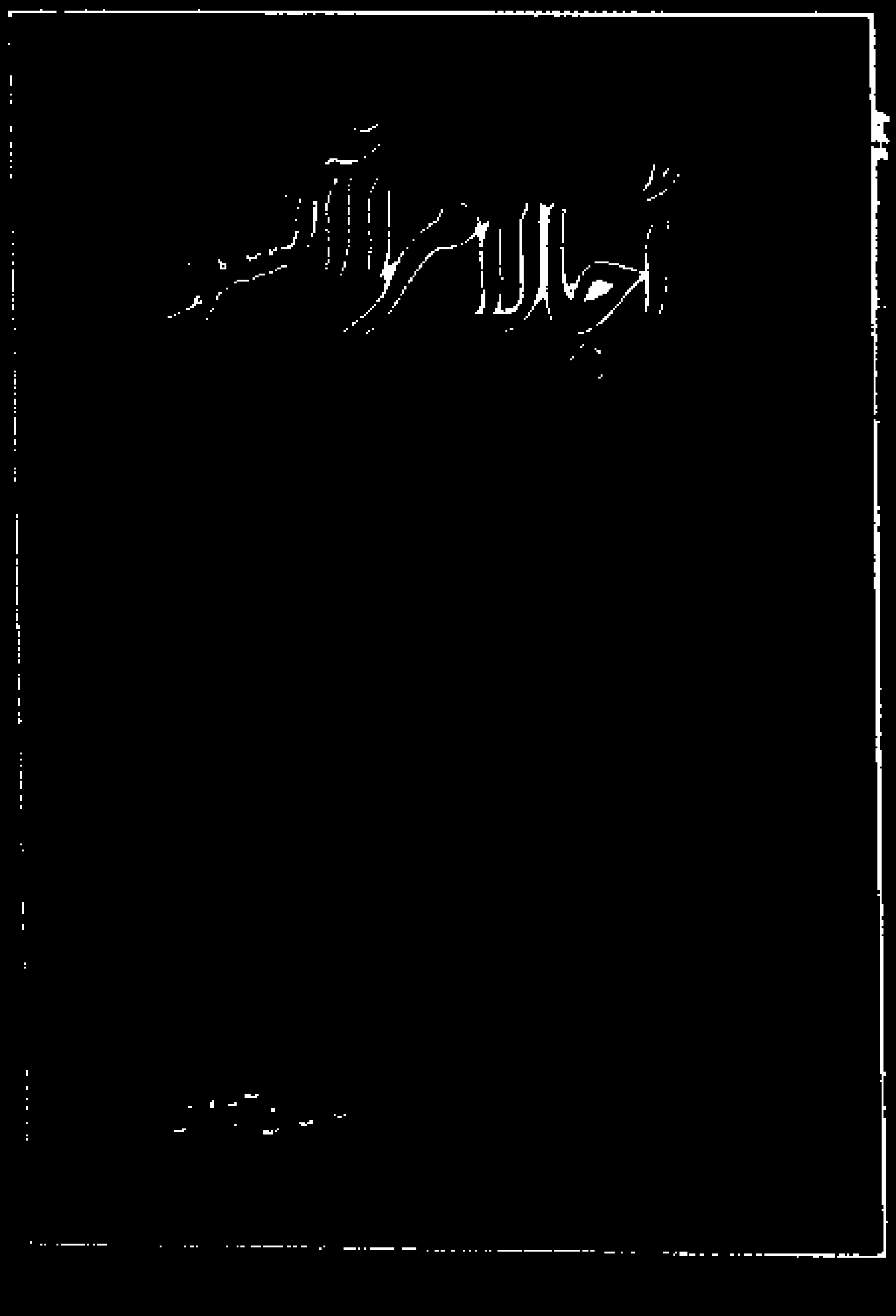

مصنف کی دیگر کتب

سوچ آئینہ	۱۹۸۲ء
حرفِ خبر	۱۹۹۵ء
خیرہ عصر	۲۰۰۱ء
شاعری چھاؤں گھنی	۲۰۰۴ء

Marfat.com